Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2006

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ   نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ   وَعَلٰى عَبۡدِهِ الۡمَسِيۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

جلد 55

شمارہ 27

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

9 رجمادی الثانی 1427 ہجری 6 روفاء 1385 ہش 6 رجولائی 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 1 رجولائی (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات بیان فرمائے۔

احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس و بارک لنا فی عمرہ وامرہ.

بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے

ارشاد باری تعالیٰ

يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ ذَكَرٍ وَّاُنۡثٰى وَجَعَلۡنٰكُمۡ شُعُوۡبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوۡا. اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰكُمۡ. اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ. ''(سورۃ الحجرات:14)

ترجمہ:- اے لوگو! یقیناً ہم نے تمہیں نر اور مادہ سے پیدا کیا اور تمہیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بلاشبہ اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یقیناً اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) ہمیشہ باخبر ہے۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت انسؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو باتیں اپنے رب تبارک و تعالیٰ سے بیان کی ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی کی اہانت کی اس نے گویا مجھے جنگ کے لئے للکارا اور میں اپنے اولیاء کی مدد کرنے میں سب سے سُرعت سے کام لینے والا ہوں۔ اور مجھے ان کے باعث اس طرح غصہ آتا ہے جس طرح غضبناک شیر کو غصہ آتا ہے۔ اور مَیں کسی کام کے کرنے میں کبھی متردّد نہیں ہوا البتہ ایک ایسے مومن کی روح قبض کرنے میں مجھے تردّد ہوتا ہے جو موت کو ناپسند کرتا ہے۔ اگرچہ مَیں اس کی ناگواری کو ناپسند کرتا ہوں مگر اس کے سوا چارہ نہیں ہوتا۔ اور میرا کوئی مومن بندہ میرا مقرب نہیں ہوا مگر ان فرائض کی ادائیگی کی وجہ سے جو مَیں نے اس پر فرض کئے ہیں۔ اور میرا مومن بندہ نوافل کے ذریعہ مسلسل میرے قریب ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ مَیں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ اور جب مَیں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو مَیں اس کے کان، آنکھیں، زبان اور ہاتھ اور اس کا مددگار ہو جاتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو مَیں اسے دے دیتا ہوں۔ اور اگر وہ مجھ سے کوئی دعا کرتا ہے تو مَیں اسکی دعا قبول کرتا ہوں۔ میرے کچھ بندے مجھ سے عبادت کا دروازہ پوچھتے ہیں اور مَیں جانتا ہوں کہ اگر مَیں نے اس کو وہ دروازہ بتا دیا تو اس شخص میں عُجب آ جائے گا جو اس کو بگاڑ دے گا۔ اور میرے کچھ مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کو دولتمندی ہی راہ راست پر قائم رکھ سکتی ہے اور اگر مَیں ان کو غریب کر دوں تو غربت انکو بگاڑ دے گی اور میرے مومن بندوں میں سے بعض ایسے ہیں جنکو غربت ہی درست حال پر قائم رکھتی ہے اور اگر مَیں انہیں غنی کر دوں تو امیر ہونا اسکو فساد میں مبتلا کر دے گا۔ اور مَیں اپنے بندوں کے بارہ میں ان کے دلوں کے حال کو جانتے ہوئے تدبیر کرتا ہوں۔ پس مَیں علیم و خبیر ہوں۔

اس کے بعد حضرت انسؓ نے ان الفاظ میں دعا کی ہے ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مِنْ عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُصْلِحُهُمْ اِلَّا الْغِنٰی فَلَا تُفْقِرْنِیْ بِرَحْمَتِکَ.'' اے اللہ! مَیں تیرے ان مومن بندوں میں سے ہوں جن کو صرف غناء ہی راس آتا ہے۔ پس تو اپنی رحمت سے مجھے مفلس نہ رہنے دینا۔ (تفسیر قرطبی)

فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''تم میں معزز اور زیادہ مکرم وہ ہے جو زیادہ تر متقی ہے۔ جس قدر نیکیاں اور اعمال صالح کسی میں زیادہ تر ہیں وہی زیادہ معزز و مکرم ہے۔ کیا بے جا شیخی اور انانیت پیدا نہیں ہو رہی؟ پھر بتلاؤ۔ اس نعمت کی قدر کی تو کیا کی؟ یہ اخوت اور برادری کا واجب الاحترام مسئلہ اسلام کی دیکھا دیکھی اب اور قوموں نے بھی لے لیا۔ پہلے ہندو وغیرہ قومیں کسی دوسرے مذہب و ملت کے پیرو کو اپنے مذہب میں ملانا عیب سمجھتے تھے اور پرہیز کرتے تھے۔ مگر اب شدھ کرتے اور ملاتے ہیں۔ گو کامل اخوت اور سچے طور پر نہیں۔ مگر رسول ﷺ کی طرف غور کرو کہ حضورؐ نے اپنی عملی زندگی سے کیا ثبوت دیا کہ زیدؓ جیسے کے نکاح میں شریف بیبیاں آئیں۔ اسلام، مقدس اسلام نے قوموں کی تمیز کو اُٹھا دیا جیسے وہ دنیا میں توحید کو زندہ اور قائم کرنا چاہتا تھا اور چاہتا ہے اسی طرح ہر بات میں اس نے وحدت کی روح پھونکی اور تقویٰ پر ہی امتیاز رکھا۔ قومی تفریق جو نفرت اور حقارت پیدا کر کے شفقت علیٰ خلق اللہ کے اصول کی دشمن ہو سکتی تھی اُسے دور کر دیا۔ ہمیشہ کا منکر، خدا رسول کا منکر جب اسلام لاوے تو شیخ کہلاوے۔ یہ سعادت کا تمغہ یہ سیادت کا نشان جو اسلام نے قائم کیا تھا صرف تقویٰ تھا۔ (الحکم 5 رمئی 1899ء صفحہ 7)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ''مکرم و معظم کوئی دنیاوی اصولوں سے نہیں ہو سکتا۔ خدا کے نزدیک بڑا وہ ہے جو متقی ہے۔ اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰكُمۡ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ خَبِيۡرٌ. یہ جو مختلف ذاتیں ہیں یہ کوئی وجہ شرافت نہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض عرف کے لئے یہ ذاتیں بنائیں اور آج کل تو صرف بعد چار پشتوں کے حقیقی پتہ لگانا ہی مشکل ہے۔ متقی کی شان نہیں کہ ذاتوں کے جھگڑے میں پڑے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ میرے نزدیک ذات کوئی سند نہیں۔ حقیقی مکرمت اور عظمت کا باعث فقط تقویٰ ہے۔''

(رپورٹ جلسہ سالانہ 1897ء صفحہ 50)

پھر فرماتے ہیں ''دینی غریب بھائیوں کو کبھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسلی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو ذلیل اور حقیر نہ سمجھو۔ خدا کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے۔ چنانچہ فرمایا: اِنَّ اَكۡرَمَكُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ اَتۡقٰكُمۡ.

☆☆☆

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

یاس ومحرومی سے پُر یہ مسلم سربراہ —— علاج کیا ہے؟

(5 آخری)

مسلم بادشاہوں کی یہ حالتِ زار کیوں ہوئی اور عیسائیوں کے ہاتھوں ان کو شکستِ فاش کا منہ کیوں دیکھنا پڑا اور اس کا حقیقی علاج کیا ہے وہ اس آخری قسط میں ملاحظہ فرمائیں جو حضور نے عربی زبان میں تحریر فرمایا ہے اس کا اردو ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔

هذامثل ملوك الاسلام بمقابلة اهل الصلبان. اعرضوا عمّا عُلّموا من وصايا الاتقاء وماكملوافى المكائد كالاعداء. فبقوالامن هٰؤلاء ولا من هٰؤلاء. وقد كتب الله لملوك دينه ان لا ينصرهم ابداً الا بعد تقوٰهم. واراد للنصارىٰ ان يجعل هم فائزين بمكرهم اذاسخط المومنون مولٰهم. ومن سوء القدر انالانرى فى هذه الايام ملوك الاسلام. قائمين على حدود الله العلام. لا فى انفسهم ولا فى الاحكام. بل مابقى فيهم الانهمة عشرين لونا من القلايا. وسبعين حسناء من المحصنات او البغايا. ولا يعلمون ما فصل القضايا. اتحسبون سريرهم حمى الامن وما بقى هوالاكالدمن. اتظنون انهم يحفظون ثغور الاسلام من الكفرة. كلابل هم يدعونهم بايدى الغفلة. ليتملكوا مابقى من اطلال الملة. اتزعمون انهم كهف الاسلام. ياسبحان الله ماا كبرهذاالغلط وانّما هم يجيحون ببدعاتهم دين خيرالانام. ولكم ان تحسنوا الظن فيهم وتنزّهوهم عن السيّات. ولكن باي العلامات. اتخالون انهم يحفظون حرم الله وحرم رسوله كالخدام. كلّابل الحرم يحفظهم لادعاء الاسلام وادعاء محبّة خيرالانام. وقد حقت العقوبة لولم يتوبوا الى الله المقتدر العلام.

یہ ہے مثال مسلمان بادشاہوں کی۔ عیسائیوں کے مقابل جو کچھ انہیں تقویٰ اللہ کے متعلق تعلیم ملی تھی اس سے تو منہ پھیرلیا۔ اور اپنے مخالفوں کی طرح وہ چالاکیاں اور داؤ بھی پورے نہ سیکھے۔ اور مسلمان بادشاہوں کی نسبت خدا تعالیٰ وعدہ کر چکا ہے کہ جب تک متقی نہ بنیں گے انکی کبھی مدد نہ کرے گا اور اس نے ایسا ہی چاہا۔ ہے کہ نصاریٰ کو اُن کے مکر میں کامیاب کردے جبکہ مومنوں نے اُسے ناراض کیا ہے اور بدبختی سے ہم اس وقت مسلمان بادشاہوں کو خدا کی حدود پر قائم نہیں دیکھتے بلکہ عیش وعشرت کی حرص کے سوا ان کے پیش نظر اور کچھ بھی نہیں اور رعایا کے معاملات و مقدمات کے فیصلہ کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ کیا تم اُن کے تخت کو امن کی محفوظ جگہ خیال کرتے ہو۔ حالانکہ وہ تو ایک ناپاک اور بے سود جگہ ہے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ وہ اسلام کی حدوں کو کفار سے بچا سکیں گے نہیں نہیں بلکہ وہ تو خود انہیں غفلت کے ہاتھوں سے بلاتے ہیں کہ ملت کے رہے سہے آثار پر بھی قابض ہو جائیں۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ وہ اسلام کی پناہ ہیں۔ سبحان اللہ بڑی بھاری غلطی ہے بلکہ وہ تو بدعتوں سے دین خیرالانام کی بیخ کنی کرتے ہیں۔ تمہارا اختیار ہے کہ تم اُن کی نسبت نیک گمان کرو اور بدکرداریوں سے ان کی بریت ثابت کرو۔ لیکن کن علامتوں سے تم ایسا دعویٰ کرو گے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ حرمین شریفین کے خادم اور محافظ ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ حرم انہیں بچا رہا ہے اس لئے کہ وہ اسلام اور رسول خدا کی محبت کے مدعی ہیں۔ اور اگر وہ سچی توبہ نہ کریں تو سزا سر پر کھڑی ہے۔

فمن فيكم يذكرهم بايام الله ويخوفهم من سوء الايام. الا ترون ان الاسلام قد تكسرمن دهرهاضٍ. وجورفاضٍ. وان الفتن مطرت عليه ولا كمطر الوابل. وقام لصيده افواج العدا كالحابل. ومابقى شئٌ تسرالقلوب. وتدرء الكروب. وظهرالمسلمون كعُطاشى فى فلوات. وكمثل مرضى عند سكرات. ومابقى فيهم الارمق حيات. اوقطرة من فرات. اوقشرة من ثمرات. وانهم قدابتلوا بانواع امراض. واقسام اعراض. وفسد ماظهر ومابطن. ووهن من جهل ومن فطن. وتعامى من تغرب ومن قطن. وغابت الايام الغر. ونابت الاحداث الغبر. وغُيّرالدين وقرب الى تلف. وصاربحره كجلف. واٰثر الناس على الصدق الاراجيف. وعلى القصرالمنيف من الحق الكنيف. ولما ضلوا مابقى معهم دنيا هم وانسوا التكاليف ووّدعوا مع توديع الصرف والعدل الذهب والصريف. وهذا امرلا يخفى على ابن الايام. والمطلع على نار تضرمت فى الخواص والعوام. فاليوم ليالى المسلمين محاق. وعليها من النظارة اطراق. ومن الزحام اطباق. فقوم يمرّون على المسلمين ضاحكين. واٰخرون ينظرون اليهم باكين. وترون ان القلوب قست. والذنوب كثرت. والصدور ضاقت. والعقول تكدرت. وعمّت الغفلة والكسل و العصيان. وغلبت الجهالة والضلالة والطغيان. ومابقى التقوىٰ وخطفه الشيطان. ولم يبق فى القلوب نور يقوىٰ منه الايمان. ونجس الابصارو الالسن والأذان.

سوتم میں کوئی ہے جو انہیں بُرے دنوں سے ڈرائے۔ تم دیکھتے نہیں کہ اسلام بیدادگر زمانہ کے ہاتھوں سے چُور ہوگیا ہے اور موسلا دھار مینہ کی طرح فتنے اس پر برس رہے ہیں۔ اور دشمنوں کی فوجیں شکاری کی طرح اس کے پھانسنے کو آمادہ ہیں۔ اور اب ایسی کوئی بات نہیں جو دلوں کو خوش کرے اور دُکھوں کو دُور کرے۔ اور مسلمان جنگل کے پیاسے یا اُس مریض کی طرح ہیں جو سانس توڑ رہا ہو۔ ذری سی جان اُن میں رہ گئی ہے۔ اور طرح طرح کی بیماریوں میں گرفتار ہیں۔ اور ظاہر اور باطن بگڑ گیا۔ اور نادان اور دانا بودے ہوگئے۔ اور مسافر اور مقیم اندھے بن گئے اور اچھے دن دُور ہوگئے۔ اور بُرے دن آگئے اور دین تبدیل ہوکر تلف ہونے پر آگیا۔ اور اُس کا دریا خالی مٹکے کی طرح ہوگیا۔ اور لوگوں نے صدق پر جھوٹی گپّی باتوں کو اور حق کی عالی شان عمارت پر ٹٹی کو اختیار کرلیا۔ اور گمراہ ہونے کے بعد دنیا بھی جاتی رہی اور مصیبتیں دیکھیں۔ اور عدل اور انصاف کو چھوڑ کر سونے چاندی کو بھی کھو بیٹھے۔ اور یہ باتیں پوشیدہ نہیں ایسے شخص پر جو زمانہ سے واقف اور اُس آگ کو جانتا ہے جو خاص اور عام کو جلا رہی ہے۔ سو آج مسلمانوں کی راتیں چاند کے ڈوبنے کی راتیں ہیں اور مختلف مذاق کے لوگ نظارہ کر رہے ہیں۔ بعض لوگ تو مسلمانوں پر ہنسی اُڑاتے گزر جاتے ہیں۔ اور بعضے روتے ہوئے اُن کی طرف دیکھتے ہیں۔ اور تم دیکھتے ہو کہ دل سخت ہوگئے ہیں اور گناہ بڑھ گئے ہیں۔ اور سینے تنگ ہوگئے اور عقلیں تیرہ و تار ہوگئیں اور غفلت اور سُستی اور عصیان کی ترقی اور جہالت اور گمراہی اور فساد کا غلبہ ہوگیا ہے اور تقویٰ کا نام ونشان نہیں رہا۔ اور دلوں میں وہ نور جس سے ایمان کو قوت ہو نہیں رہا۔ اور آنکھیں اور زبانیں اور کان پلید ہوگئے ہیں۔

وفسدت الاعتقادات. وسلبت الدرايات. وظهرت الجهلات. والعمايات. ودخل الرياء فى العبادة. والخيلاء فى الزهادة. وظهرت الشقاوة وانتفت اٰثار السعادة. ولم يبق التحابب والاتفاق. وظهرالتباغض والشقاق. ومابقى ذنب ولا جهالة الاوهوموجود فى المسلمين. ولاضيم ولا ضلالة الا وهويوجد فى نساء هم والرجال والبنين. سيّما امراء هم تركواالصراط اوقعدوا اومشوا كالذى عَرَجَ. وترى بعضهم اظلم ممّن دبّ ودَرَجَ. وعرض عليهم امرالله فسكتوا كاخرس. وصاروا اوّل من كفر بالحق وتدلس. ولذالك اخذ الناس بالطاعون والعجماوات بالموتان. وظهرت الاٰيات فماقبلوها فنزل سخط الرحمان. ولماروٗا العذاب قالوا انا تطيّرنابك. وبكذبك جاء الطاعون. قيل طائركم معكم ائن ذكرتم بل انتم قوم مسرفون. ومارسل الله من رسول الاوارسل معه عذاب من السماء والارض لعلهم يرجعون. وكذالك كان النغف فى زمن المسيح عذابًا موقتا وان فى ذالك لاٰية لقوم يتدبرون. الا ينظرون كيف حفظ الله هذه القرية وصدق وعده وجعلها ارضاً اٰمنة. ويوخذ الناس من حولها ان فى ذالك لاٰية لقوم يتفكرون. الاينظرون كيف ارى الطواعينُ نواجذهافى قُرىً اُخرىٰ واوى الله اليه هذه القرية ليُتمّ وعدًا اُشيع من قبل فى الورىٰ. ومن اصدق من الله قيلا. ففكر ان كنت بالتقوىٰ تتحلّى.

اور اعتقاد بگڑ گئے۔ اور سمجھیں چھینی گئیں۔ اور نادانیاں ظاہر ہوگئی ہیں۔ اور عبادت میں نمود اور زہد میں خود بینی داخل ہوگئی ہے۔ بدبختی نمودار ہوگئی۔ اور سعادت کے نشان مٹ گئے ہیں اور محبت اور اتفاق جاتا رہا۔ اور بغض اور پھوٹ پیدا ہوگئی ہے اور کوئی گناہ اور جہالت نہیں جو مسلمانوں میں نہیں۔ اور کوئی ظلم اور گمراہی نہیں جو اُن کی عورتوں اور مردوں اور بچوں میں نہیں۔ خصوصاً اُن کے امیروں نے راہ حق کو چھوڑ دیا ہے یا بیٹھ گئے ہیں یا ایک لنگڑے کی طرح چلتے ہیں اور بعضے تو سب مُردوں اور زندوں سے زیادہ ستم گر ہیں۔ اور خدا کا امر اُن کے آگے پیش کیا گیا اور وہ گونگوں کی طرح چُپ ہوگئے اور سب سے پہلے حق کے منکر ہوئے۔ اسی سبب سے خدا نے انسانوں پر طاعون بھیجی اور جانوروں اور چارپایوں پر خشک سالی۔ اور نشان ظاہر ہوئے پر انہوں نے قبول نہ کیا سو خدا کا غضب اُترا۔ اور جب انہوں نے عذاب دیکھا کہنے لگے کہ تیرے وجود کو ہم نحس سمجھتے ہیں اور یہ طاعون تیرے جھوٹ کی وجہ سے پھیلی ہے۔ کہا گیا تمہاری نحوست تمہارے ساتھ ہے۔ کیا اگر تم کو یاد دلایا جائے بلکہ تم حد سے نکلنے والے لوگ ہو۔ اور خدا نے کوئی رسول نہیں بھیجا جس کے ساتھ آسمان اور زمین سے عذاب نہ بھیجا گیا ہو اس لئے کہ وہ باز آئیں۔ اسی طرح حضرت مسیح کے زمانہ میں بھی پھوڑا نکلتا تھا جو ایک موقت عذاب تھا اور اس میں غور کرنے والے کے لئے نشان ہے۔ دیکھتے نہیں کہ کیسی حفاظت کی اللہ نے اس گاؤں کی اور اپنے وعدہ کو سچا کیا اور اس زمین کو امن والی کردیا۔ اور اس کے آس پاس کے لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ اس میں سوچنے والے کے لئے نشان ہے۔ کیا نہیں دیکھتے کہ ہر یک قسم کے طاعون نے دوسرے دیہات میں کیونکر اپنے دانت دکھلائے ہیں اور اس گاؤں (قادیان۔ ناقل) کو خدا نے اپنے میں لے لیا۔ تا کہ اس

باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننا اسی صورت میں فائدہ دے گا جب ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے خدا کے آگے جھکنے والے بنیں گے۔

ہر وقت دل میں یہ احساس رکھنا چاہئے کہ ہم اس شخص کی جماعت میں شمار ہوتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بندے کو خدا کے قریب کرنے کا ذریعہ بن کر آیا تھا۔

جس طرح گزشتہ قربانیوں کو پھل لگے ہیں آج کی قربانیوں کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ پھل لگیں گے۔ آج بھی دنیائے احمدیت میں قربانیوں کی روح قائم ہے اور اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو انشاء اللہ کبھی ضائع نہیں کرے گا۔

ہر انڈونیشین احمدی اس بات کا گواہ ہے کہ ابتلاء اور امتحان ان کے جذبۂ ایمان میں کوئی لغزش نہیں لا سکے۔ آپ اکیلے نہیں ،ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں ۔یہ ابتلا جو آیا ہے یہ جماعت کی ترقی کے لئے آیا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 07/اپریل 2006ء بمطابق 07/شہادت 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد طہٰ - سنگاپور

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

آج کل کی دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ قسم ہا قسم کی ایجادیں ہمیں نظر آتی ہیں۔کام کی سہولت کے لئے انسان نے ایسی ایجادیں کر لی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے اور اس جدید ٹیکنالوجی کو ترقی دینے میں اس چھوٹے سے ملک کا بھی بڑا حصہ ہے۔لیکن جیسا کہ ابتدائے دنیا سے ہوتا آیا ہے جب انسان مادیت پر انحصار کرنا شروع کر دیتا ہے تو روحانیت میں کمی واقع ہونی شروع ہو جاتی ہے اور یہی آجکل کی دنیا میں ہمیں نظر آتا ہے۔دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھول چکا ہے اور دنیاوی اور مادی مفاد حاصل کرنے کی دوڑ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔یہ چھوٹا سا ملک جس نے دنیاوی لحاظ سے بہت ترقی کی ہے یہاں بھی یہی صورتحال ہے۔حالانکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس لئے تو پیدا نہیں کیا تھا کہ وہ صرف دنیا کی خوبصورتیوں اور حسن اور آرام و آسائش اور ایجادوں کے پیچھے پھرتا رہے۔انسان کی پیدائش کا مقصد تو بہت بڑا تھا۔اتنا بڑا مقصد کہ اگر اس کو انسان حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اس دنیا کی جو نعمتیں ملنی ہیں وہ تو ملیں گی ہی، دنیا سے جانے کے بعد اخروی اور دائمی زندگی کا بھی حصہ ملے گا۔ اگلے جہان میں بھی انسان اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا وارث بنے گا۔

اس مقصد کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾(الذاریات: 57) اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔

اس آیت کی تشریح میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ’’میں نے جن اور انسان کو اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔پس اس آیت کی رو سے اصل مدّعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لئے ہو جانا ہے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے،خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی ۔روحانی خزائن جلد نمبر 10صفحہ 414)

تو یہ ہے انسان کی پیدائش کا مقصد جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وضاحت فرمائی ہے۔پس جب اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد بیان کر دیا اور فرما دیا کہ کیونکہ تمہارا اس دنیا میں آنا بھی میری مرضی سے ہے اور دنیا سے جانا بھی میری مرضی سے ہو گا اس لئے تم وہی کام کرو جس کا میں نے حکم دیا ہے۔اور ہر انسان کو براہ راست تو اللہ تعالیٰ حکم نہیں دیتا بلکہ اپنی سنت کے مطابق انبیاء بھیجتا آیا ہے جو مختلف قوموں میں آتے رہے اور اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے اور اس کی عبادت بجالانے کی تعلیم دیتے رہے۔اور یہ اپنے مقصد پیدائش کو سمجھنے اور ایک خدا کے آگے جھکنے اور اس کی عبادت کرنے کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے اس لئے بھی انسان کو دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔اس کے جسمانی اعضاء اور طاقتیں بھی اور اس کی ذہنی صلاحیتیں بھی ایسی رکھی ہیں جو اسے دوسری مخلوق سے ممتاز کرتی ہیں۔پس یہ انسان کی حالت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جب وہ اپنی صلاحیتوں، اپنی ذہنی اور جسمانی طاقتوں کو دیکھے اور ان ایجادات اور سہولیات کی طرف دیکھے جو ان صلاحیتوں کی وجہ سے اسے ملیں تو بجائے خدا سے دور لے جانے کے اسے خدا کے قریب کرنے والی بنیں اور وہ اپنے مقصد پیدائش کو پہچاننے کے قابل ہو سکے۔

بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ ہر انسان پر اللہ تعالیٰ وحی کر کے رہنمائی نہیں کرتا اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی ایک سنت رکھی ہوتی ہے اور وہ انبیاء کے ذریعہ اصلاح ہے جو وہ مختلف لوگوں میں بھیجتا رہا ہے۔اور جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ انسان اپنی ذہنی صلاحیتوں اور قویٰ کے لحاظ سے اس قابل ہو گیا ہے کہ روحانیت کے اعلیٰ ترین معیاروں کو حاصل کر سکے تو آخری شریعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور دین مکمل کرنے اور اپنی نعمتوں کے انتہا تک پہنچنے کا اعلان فرمایا اور یہ اعلان فرمایا کہ اب قیامت تک یہی دین ہے جو قائم رہنے والا دین ہے۔اگر اس کے ساتھ چمٹے رہو گے تو دینی اور دنیاوی نعمتوں سے فائدے اٹھاتے رہو گے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اعلان بھی فرمایا کہ کچھ عرصے بعد (آپ کی وفات کے کچھ عرصے بعد) امت مسلمہ پر اندھیرا زمانہ آئے گا لیکن وہ مستقل اندھیرا زمانہ نہیں ہو گا بلکہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشق صادق کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھیجے گا جو مسیح و مہدی ہو گا۔ایسا نبی ہو گا جو آپ کی پیروی میں آنے والا

نبی ہوگا وہ آ کر پھر اس اندھیرے زمانے کو روشنیوں میں تبدیل کرے گا۔ وہ پھر مسلم اُمّہ میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے روحانیت کے نور کی کرنیں بکھیرے گا۔ اور نہ صرف مسلمانوں بلکہ کل اقوام عالم اور تمام مذاہب والوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرے گا۔ وہ اس زمانے میں جب مادیت کا دَور دَورہ ہوگا بندے کو خدا سے ملانے اور اس کے مقصد پیدائش کو پہچاننے کی طرف توجہ دلائے گا۔ اور اس سلسلے میں یعنی مسیح و مہدی کے آنے کے بارے میں سب سے زیادہ توجہ آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو دلائی ہے کہ جب وہ آئے تو چاہے برف پر گھٹنوں کے بل پر بھی جانا پڑے اسے جا کر میرا اسلام کہنا کیونکہ وہی اللہ کا پہلوان ہے جو اس اندھیرے زمانے اور مادیت کے دور میں جب دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کو بھلا بیٹھی ہوگی میری (یعنی آنحضرت ﷺ کی) تعلیم کے مطابق تمہیں تمہارے پیدا کرنے والے خدا سے ملائے گا تا کہ تم اپنے مقصد پیدائش کو پہچان سکو۔

پس ہم احمدی خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق اور خدا کے پہلوان کو پہچانا اور مانا اور اس مسیح و مہدی کی جماعت میں شامل ہوئے۔ لیکن ہمارا اس جماعت میں شامل ہونا، ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا اس صورت میں فائدہ دے گا جب ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے خدا جو بے حد مہربان اور رحمان و رحیم خدا ہے کے آگے جھکنے والے بنیں گے۔ اس کی عبادت سے غافل نہیں ہوں گے۔ دنیا کی مادی روشنی، یہ چکا چوند دنیا کی توجہ کھینچنے والی چیزیں ہمیں اللہ تعالیٰ سے دور لے جانے والی نہیں ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ قرآن کریم میں بے شمار احکام ہیں ان پر عمل کرنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ یہ حکم سات سو ہیں۔ پس ایک احمدی کو احمدیت قبول کرنے کے بعد ڈرتے ڈرتے اپنی زندگی گزارنی چاہئے کہ کہیں کسی حکم کی نافرمانی نہ ہو جائے۔

اب مثلاً ایک حکم ہے حیا کا، عورت کو خاص طور پر پردے کا حکم ہے۔ مردوں کو بھی حکم ہے کہ غضِ بصر سے کام لیں، حیا دکھائیں۔ عورت کے لئے اس لئے بھی پردے کا حکم ہے کہ معاشرے کی نظروں سے بھی محفوظ رہے اور اس کی حیا بھی قائم رہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حیا ایمان کا حصہ ہے۔ اب آج کل کی دنیا میں، معاشرے میں، ہر جگہ ہر ملک میں بہت زیادہ کھل ہوگئی ہے۔ عورت مرد کو حدود کا احساس مٹ گیا ہے۔ Mix Gatherings ہوتی ہیں یا مغرب کی نقل میں بدن پوری طرح ڈھکا ہوا نہیں ہوتا، یہ ساری اس زمانے کی ایسی بے ہودگیاں ہیں جو ہر ملک میں ہر معاشرے میں راہ پا رہی ہیں۔ یہی حیا کی کمی آہستہ آہستہ پھر مکمل طور پر انسان کے دل سے، پکے مسلمان کے دل سے، حیا کا احساس ختم کر دیتی ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کے ایک چھوٹے سے حکم کو چھوڑتا ہے تو پھر آہستہ آہستہ حجاب ختم ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر بڑے حکموں سے بھی دوری ہوتی چلی جاتی ہے اور آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ کی عبادت سے بھی دوری بھی ہو جاتی ہے۔ اور پھر انسان اسی طرح آخر کار اپنے مقصد پیدائش کو بھلا بیٹھتا ہے۔ اس لئے اس زمانے میں خاص طور پر نوجوان نسل کو بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ ہر وقت دل میں یہ احساس رکھنا چاہئے کہ ہم اس شخص کی جماعت میں شمار ہوتے ہیں جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق بندے کو خدا کے قریب کرنے کا ذریعہ بن کر آیا تھا۔

پس اگر اُس سے منسوب ہونا ہے تو پھر اس کی تعلیم پر بھی عمل کرنا ہوگا اور وہ تعلیم ہے کہ قرآن کریم کے چھوٹے سے چھوٹے حکم کی بھی تعمیل کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ اس پر عمل کرنے والا بن جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

'' یاد رکھو نری بیعت سے کچھ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ اس رسم سے راضی نہیں ہوتا جب تک کہ حقیقی بیعت کے مفہوم کو ادا نہ کرے اور اس وقت تک یہ بیعت، بیعت نہیں نری رسم ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بیعت کے حقیقی منشا کو پورا کرنے کی کوشش کرو۔ یعنی تقویٰ اختیار کرو، قرآن شریف کو خوب غور سے پڑھو اور اس پر تدبر کرو اور عمل کرو۔ کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نرے اقوال اور باتوں سے کبھی خوش نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہے کہ اس کے احکام کی پیروی کی جاوے۔ اور اس کے نواہی سے بچتے رہو۔ اور یہ ایک ایسی صاف بات ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان بھی نری باتوں سے خوش نہیں ہوتا بلکہ وہ بھی خدمت ہی سے خوش ہوتا ہے۔ سچے مسلمان اور جھوٹے مسلمان میں یہی فرق ہوتا ہے۔ جھوٹا مسلمان باتیں بناتا ہے کرتا کچھ نہیں۔ اور اس کے مقابلے میں حقیقی مسلمان عمل کر کے دکھاتا ہے، باتیں نہیں بناتا۔ پس جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کر رہا ہے اور میرے لئے میری مخلوق پر شفقت کر رہا ہے تو اُس وقت اپنے فرشتے اُس پر نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان میں جیسا کہ اُس کا وعدہ ہے فرقان دکھا دیتا ہے''۔ (ملفوظات جلد نمبر 3 صفحہ 615 جدید ایڈیشن)

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ سچا مسلمان بننے کی کوشش کرے۔ یہ جو اللہ تعالیٰ نے نعمتیں دنیا میں پیدا کی ہیں ان سے فائدہ اٹھانے سے منع نہیں فرمایا بلکہ یہ سب اس زمانے کی ایجادیں یہ مسیح محمدی کی آمد کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں۔ قرآن کریم بھی اس زمانے کی ایجادوں کی گواہی دیتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ یہ ہوں گی۔ اور حدیثوں میں بھی اس زمانے کی ایجادوں کی پیشگوئی کی گئی ہے لیکن ایک احمدی کو جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ تقویٰ اختیار کرے اور صرف اور صرف دنیاوی مادی چیزوں کے پیچھے ہی نہ پڑا رہے۔ ورنہ اگر ایک احمدی، احمدی ہونے کے بعد تقویٰ اختیار نہیں کرتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے۔ ایسے احمدی ہونے کا کیا فائدہ کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لی اور غیروں کی دشمنی بھی مول لی۔ پس میں دوبارہ کہتا ہوں کہ آپ لوگ خوش قسمت ہیں جن کو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کو پورا کرنے کی توفیق نصیب ہوئی اور آپ لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا۔

آپ میں سے کئی لوگوں کو احمدیت اپنے ماں باپ سے وراثت میں ملی ہے۔ اس لئے شاید یہ احساس نہ ہو کہ ان لوگوں نے جنہوں نے شروع میں احمدیت قبول کی تھی کتنی قربانیاں دی ہیں۔ اسی طرح ہمارے ابتدائی مبلغ نے بھی بہت قربانیاں دیں۔ یہاں احمدیت آج سے تقریباً 70-71 سال پہلے آئی ہے اور شروع میں آنے والے مبلغ حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایاز تھے اور شروع کے احمدیوں میں جو تاریخ میں ملتے ہیں ایک حاجی جعفر صاحب تھے اور بہت سارے احمدیوں کے نام ہیں ان لوگوں نے شروع میں بڑی قربانیاں دی ہیں۔ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں ماریں بھی کھائیں اور ان دشمنوں اور مخالفین کے مارنے کی وجہ سے کئی کئی دن ان کو ہسپتال میں رہنا پڑا۔ ان لوگوں کی قربانیوں اور دعاؤں کے طفیل آج آپ اللہ تعالیٰ کے فضل بھی اپنے پر دیکھ رہے ہیں اور یہ جو خوبصورت مسجد اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہے یہ بھی انہیں قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ اس زمانے کی دعاؤں اور قربانیوں کے پھل بعد میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیئے۔ اس کے علاوہ بھی بہت ساری نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نوازا۔ تو یہ قربانیاں کبھی ضائع نہیں جاتیں اور ہمیشہ پھل لاتی ہیں۔ جس طرح گزشتہ قربانیوں کو پھل لگے ہیں آج کی قربانیوں کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ پھل لگیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ آج بھی دنیائے احمدیت میں قربانیوں کی روح قائم ہے اور اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو انشاء اللہ کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یہاں کے ہمسایہ ملکوں میں احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے احمدیوں کو انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی کافی نقصان اٹھانا پڑا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کے پایۂ استقلال میں لغزش نہیں آئی۔

گزشتہ تقریباً ایک سال سے انڈونیشیا میں احمدیوں کے ساتھ انتہائی ظالمانہ سلوک ہو رہا ہے۔ احمدی انتہائی ثابت قدمی سے احمدیت پر قائم ہیں۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں لیتے اور ایسے ظلموں پر ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہیں اور ہمیشہ جھکتے رہیں گے۔ یہاں اِس وقت بہت سے انڈونیشین بیٹھے ہوئے ہیں اور ہر انڈونیشین اس بات کا گواہ ہے کہ ابتلاء اور امتحان ان کے جذبہ ایمان میں کوئی لغزش نہیں لا سکے بلکہ ایمان میں مضبوطی کا باعث بنے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے میں اپنے انڈونیشین بہن بھائیوں سے کہتا ہوں کہ اپنی قوم کے احمدیوں کو تسلی دیں کہ صبر کریں اور صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ احمدیت کا ایک طرۂ امتیاز ہے کہ وہ کبھی ظلم کا بدلہ لینے کیلئے قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لیتا۔ ہم ان لوگوں میں سے ہیں جو ایسی سختی کے ظلم کے موقعوں پر خدا کے آگے جھکتے ہیں۔ اُس خدا کے آگے جس نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔ اُس خدا کے آگے جس نے کہا کہ میرے سے دعا مانگو میں قبول کروں گا۔ پس اس سے مدد مانگیں، انشاء اللہ وہ آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا، کبھی ضائع نہیں کرے گا، کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یاد رکھیں آپ اکیلے نہیں ساری دنیا کی جماعت احمدیہ کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ عارضی ابتلاء ہے انشاء اللہ گزر جائے گا۔ یہ ابتلاء جو آیا ہے یہ جماعت کی ترقی کیلئے آیا ہے۔

یاد رکھیں کہ جب آپ نے اس زمانے کے مسیح و مہدی کو مان لیا تو خدا تعالیٰ کبھی آپ کی جماعت کو ضائع نہیں کرے گا۔ کیونکہ اللہ کا وعدہ ہے کہ وہ آپ کے ساتھ ہے۔ آپ اس مسیح و مہدی کے ماننے والے ہیں جس نے مخالفین کو ان الفاظ میں مخاطب کرکے چیلنج دیا ہے:

'' اے نادانو! اور اندھو! مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ، وہ میرے

ساتھ ہے۔کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی۔اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو،اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں۔اگر چہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ہا ابتلا ہوں۔ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے"۔

(انوار الاسلام .روحانی خزائن جلد نمبر 9صفحہ نمبر 23)

آج ہم اس کے عینی شاہد ہیں کہ باوجود سو سال کی کوششوں کے یہ سب مخالفت کی آندھیاں احمدیت کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکیں اور بگاڑ سکتیں بھی نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا آپ کی جماعت کی ترقی اور قیامت تک دوسروں پر غلبے کا وعدہ ہے۔اس لئے مجھے اس بات کی تو فکر نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو کوئی دنیاوی طاقت نقصان پہنچا سکے گی۔فکر صرف اس بات کی ہوتی ہے کہ خدا سے دُور جا کر کوئی احمدی اپنی دنیا و عاقبت خراب نہ کرے۔

پس ہمیشہ ہر احمدی کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کیا کسی سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا؟ ہمیں چاہئے کہ احمدی ہونے کے دعوے کے ساتھ ہم اپنے خدا سے سچی وفا کا تعلق جوڑیں اور جب ہمارا سچا تعلق خدا تعالیٰ سے ہوگا تو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہریں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔اور یاد رکھیں کہ عبادتوں کے ساتھ ساتھ اسلام اور احمدیت کے محبت اور صلح کے پیغام کو بھی دنیا تک پہنچانا ہمارا کام ہے۔کیونکہ آج دنیا کو خدا کے قریب لانے اور دنیا میں اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرتے ہوئے محبت اور بھائی چارے کا پیغام دنیا تک پہنچانے کی ذمہ داری ہم احمدیوں کے سپرد کی گئی ہے۔پس جہاں یہ باتیں آپ خود یاد رکھیں وہاں اپنی اولادوں کے دلوں میں بھی اس کو اچھی طرح گاڑ دیں اور راسخ کر دیں۔کیونکہ جماعتوں کی زندگیاں تبھی بنتی ہیں جب نسلوں میں بھی یہ نیکیاں قائم ہوتی چلی جائیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے آپ میں سے اکثر کے چہروں پر اخلاص و وفا نظر آتا ہے۔اللہ تعالیٰ یہ اخلاص و وفا بڑھاتا چلا جائے۔وہ وفا جو آپ کو حضرت مسیح موعودؑ اور خلافت احمدیہ سے ہے کبھی ختم نہ ہو بلکہ بڑھتی چلی جائے۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اقتباس پڑھتا ہوں۔آپؑ فرماتے ہیں:

"اے میری جماعت! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔وہ قادر کریم آپ کو سفر آخرت کیلئے ایسا تیار کرے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔خوب یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔........... اے سعادت مند لوگو تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جاؤ جو تمہاری نجات کیلئے مجھے دی گئی ہے"۔ (تذکرۃ الشہادتین. روحانی خزائن جلد 20صفحہ63)

فرمایا" تمہارا کام اب یہ ہونا چاہئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض اور غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کے ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ283)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم پر ہمیشہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیشہ ہمیں اپنے دین پر ثابت قدم رکھے۔اور اس پیغام کو دنیا کے محروم طبقے، جنہوں نے ابھی تک احمدیت قبول نہیں کی، ان تک پہنچانے کی بھی توفیق عطا فرمائے۔

❀❀❀❀❀

سکندر آباد میں "مسجد نور" کی تعمیر

جماعت احمدیہ سکندر آباد (صوبہ آندھرا پردیش) کی مسجد کی تعمیر سن ۲۰۰۵ء کی ابتداء میں مکمل ہونے پر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "مسجد نور" تجویز فرمایا۔الحمدللہ۔کئی سال قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دو لاکھ روپے کی گرانٹ مرحمت فرمائی تھی۔جس سے ایک قطعہ زمین خریدا گیا تھا۔بعض پیچیدگیوں کی وجہ سے اس پر مسجد نہ بن سکی پھر یہ فیصلہ ہوا کہ اس قطعہ زمین کو فروخت کر کے دوسری زمین خرید لی جائے۔اللہ تعالیٰ نے اس میں اس قدر برکت عطا فرمائی کہ اُسی زمین کی فروخت سے متبادل زمین کی خرید کے علاوہ تعمیر مسجد کے اخراجات بھی مہیا ہو گئے۔اس میں مکرم مہر دین صاحب سابق امیر جماعت سکندر آباد اور اُن کے بیٹوں نے غیر معمولی مساعی اور قربانی پیش کی ہے۔قارئین سے ان سب کے اموال و نفوس میں برکت اور خدمات دینیہ کی توفیق پاتے رہنے کی دُعا کی درخواست ہے۔(محمد انعام غوری ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

درخواست دعا

☆......مکرم بی احمد صاحب پینگاڈی سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پینگاڈی، مکرم عبد الغفور صاحب پینگاڈی حال مقیم ارنا کولم کیرلہ، مکرم اے کیو مسلم صاحب منار گھاٹ کیرلہ ہر سہ بزرگان مختلف عوارض سے بیمار ہیں انکی تندرستی درازی عمر نیک مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عنایت اللہ نائب ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

ولادت

خاکسار کے ہاں ۷۔۴۔۰۶ء کو لڑکا تولد ہوا ہے بچے کی صحت و تندرستی درازی عمر صالح خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(فقیر الدین خان اڑیسہ)

اعلان نکاح

خاکسار کے بھتیجے عزیزم محمد مظہر اللہ ولد مکرم غلام محمد صاحب آف کاماریڈی کا نکاح ہمراہ عزیزہ افشاں اکبری بنت مکرم محمد ناصر صاحب آف ظہیر آباد آندھرا پردیش مورخہ ۱۱۔۶۔۰۶ء کو بعد نماز عصر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے مسجد مبارک قادیان میں پڑھا دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر دو خاندان کے لئے یہ رشتہ بابرکت کرے۔

(محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ احمدیہ شاہجہانپور۔یوپی)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750فون ریلوے روڈ
00-92-476212515فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَاءُ
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 بینٹنگ لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and
Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)
الیس اللہ بکاف عبدہٗ

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بھوشیۂ مہاپران اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام

﴿شیخ مجاہد احمد شاستری ایڈیٹر رسالہ 'راہ ایمان' قادیان﴾

قسط : اوّل

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام (۱۸۳۵ء-۱۹۰۸ء) نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر انیسویں صدی کے آخر میں یہ حیرت انگیز انکشاف کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب پر وفات نہیں پائی بلکہ صلیب کی لعنتی موت سے اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے فضل سے بچالیا۔ آپ نے قرآن مجید، احادیث صحیحہ اناجیل مقدسہ کتب طباعت اور مستند تاریخی کتب کے حوالہ جات سے یہ بات ثابت فرمائی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے اور نہ تین دن بعد زندہ ہو کر آسمان پر بجسم عنصری چلے گئے بلکہ گلیل کے راستہ فارس (ایران) افغانستان ہندوستان کشمیر تبت لداخ کے علاقوں کی طرف آئے۔ اور یہیں پر آپنے اپنی طبعی عمر پا کر وفات پائی۔ اور آپکی قبر محلہ خانیار سرینگر، کشمیر میں موجود ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی ہندوستان آمد کے تعلق سے آپ نے ایک جگہ فرمایا:

''ہندوؤں کے پاس بھی ایک کتاب موجود ہے جس میں شہزادہ نبی کا ذکر ہے۔''

(بحوالہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اُردو صفحہ ۳۳۹ ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء)

ہندوؤں کی جس کتاب کا آپنے ذکر کیا ہے، ابھی تک دستیاب کتب ہنود میں وہ کتاب بھوشیہ مہاپران ہے۔ اس کتاب میں ''دہم تنگ'' میں شالی واہن راجہ اور حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی ملاقات کا ذکر موجود ہے۔

تعارف کتب ہنود

قبل اس کے کہ مذکورہ کتاب پر بحث کی جائے خاکسار قارئین کے استفادہ علم کے لئے مختصراً کتب ہنود کا تعارف کرانا چاہتا ہے۔ تا کہ ہندوؤں کے نزدیک ان کتب کی حیثیت واضح ہو جائے۔

وید ہندوؤں کے نزدیک سب سے مستند معزز کتب ہیں۔ وید چار ہیں۔ رگوید، یجروید، سام وید، اتھروید۔ ویدوں کے اشعار شلوک نہیں بلکہ منتر کہلاتے ہیں۔ ان میں رگوید کو علماء سب سے پرانا تسلیم کرتے ہیں۔ رگوید اور دیگر وید حصوں میں تقسیم ہیں جنکو منڈل کہتے ہیں۔ رگوید کے دس منڈل ہیں جن میں ۱۰۲۸ سوکت اور کل ۱۰۵۸۰ منتر ہیں۔ (بحوالہ بھارتیہ سنسکرتی مصنفہ واَتسیاین صفحہ ۵۰ مطبوعہ وِشو ودیالیہ پرکاشن بنارس)

ویدوں کی تالیف کے بعد کچھ ایسی کتب کی ضرورت محسوس ہوئی۔ جو ویدوں میں موجود مضمون کو واضح کریں چنانچہ دوسرے نمبر پر براہمن گرنتھ ہیں۔ چنانچہ رگوید کا براہمن گرنتھ اِیترے، کوشیتکی، یجروید کا برہمن تیرتیری، شت پتھ، وغیرہ مشہور ہیں۔

درجہ کے حساب سے اپنشدوں کا تیسرا نمبر ہے۔ جس میں زیادہ تر فلسفیانہ نقطۂ نظر بابت روح مادہ، پرکرتی وغیرہ پیش کئے گئے ہیں۔ اُپنیشدوں کی تعداد ۱۰۰ سے زیادہ گنی جاتی ہے۔ مگر ان میں ایش، کین، کٹھ، پرشن وغیرہ زیادہ مشہور و معروف ہیں۔

چوتھے نمبر پر ویدک ادب کو سمجھنے کے لئے ''وِیدانگ'' یعنی ویدوں کا انگ بمعنیٰ (حصہ کتب) تصور کی گئیں۔ یہ چھ موضوع سے تعلق رکھتی ہیں۔ شکھشا، چھند، ویاکرن، نرکت، جیوتش، اور کلپ۔ ان میں سب سے زیادہ اہمیت کا حامل نرکت ہے۔ جسمیں ویدوں کے الفاظ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے۔

پرانوں کا مرتبہ

پانچویں درجہ پر پران ہیں۔ انکو دو حصہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اول مہاپران دوئم پران، مہاپران تعداد میں اٹھارہ ہیں۔ ان میں وایو مہاپران، برھمانڈ مہاپران، وشنو مہاپران، بھوشیہ مہاپران۔ بھاگوت مہاپران، مشہور ہیں جبکہ پرانوں میں گروڑ پران، کلکی، پران، شیو پران وغیرہ مشہور ہیں۔ مہاپران اور پران کے درمیان جو امتیازی فرق ہے وہ اس کی تعریف کو لے کر ہے۔

مہاپران مندرجہ ذیل شلوک کے اصول کے مطابق ہوتا ہے جبکہ پران پر یہ قاعدہ لاگو نہیں ہوتا۔

सर्गश्च प्रतिसर्गश्च वंशो मन्वन्तराणि च ।
वंशानुचरित चैव पुराणं पञ्चलक्षणम् ॥
(भविष्यमहापुराण १-२-४,५)

(پہلے پرو دوسرا ادھیائے شلوک ۴-۵)

تلفظ: سَرگش چہ پرَتی سَرگش چہ ونشو منْونْترانی چہ
وَنشا نُوچرِ یتم چیو پرانم پنچ لکھشنم

یعنی: سرگ (تخلیق) پرتی سرگ (قیامت اور اُسکے بعد کی تخلیق) ونش منوتر اور ونشانو چرت (سورج چاند، کھشیپ، دکھش، وغیرہ کا تذکرہ) یہ پانچ مہاپران کی علامتیں ہیں۔

کسی بھی پران کو مہاپران کے درجہ میں تبھی رکھا جائیگا جب وہ مندرجہ بالہ پانچ علامتوں کا حامل ہو۔ مگر اس قاعدہ سے ہٹ کر شریمد بھاگوت مہاپران دوسرے اسکندھ میں مہاپران کی دس علامتیں بیان کی گئیں ہیں۔

یہاں ایک بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے جس کی طرف ہنس راج اگروال ایم.اے. سنکرت گورنمنٹ کالج لائلپور نے اپنی کتاب ''سنکرت ساہتیہ کا اتہاس'' مطبوعہ مہر چند لکھشمن داس سنکرت ہندی کتب فروش سید مٹھا بازار لاہور ۱۹۴۱ء صفحہ ۵۲ میں اشارہ کیا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''सूचना - यह बात ध्यान में रख्खी जा सकती है कि सर्ग प्रतिसर्ग और मन्वन्तर प्राय: कल्पना के आश्रित हैं । हाँ अन्य दो बातें - वंश और वंशानुचरित ऐतिहासिकता का वेष रखने के कारण कुछ महत्वपूर्ण हैं ।''

ترجمہ (ناقل) یہ بات دھیان میں رکھی جاسکتی ہے کہ سرگ، پرتی سرگ، منونتر اکثر خیالات پر مشتمل ہیں۔ ہاں دیگر دوسری باتیں۔ ونش اور ونشانو چرت تاریخ کا لبادہ رکھنے کی وجہ سے کچھ اہمیت کے حامل ہیں۔

پرانوں کی ابتداء

اصل پران کی ابتداء کا کچھ اشارہ وایو، برہمانڈ اور وشنو پران سے لگتا ہے۔ (بھاگوت پران بھی کچھ پتہ دیتا ہے لیکن وہ زمانہ بعد کی تصنیف ہونے کی وجہ سے اور الگ خبر ہونے کی وجہ سے قابل توجہ نہیں) کہا جاتا ہے کہ ویاس جی نے ویدوں کو جمع کرنے کے بعد پران کو جو کہانیوں، گیتوں، لوگ کہانیوں اور پرانے قصوں پر مشتمل تھے، اپنے پانچویں شاگرد رُوم ہرشن (Room Harshan) کو پڑھایا۔ رُوم ھرشن نے اُن کو اپنے چھ شاگردوں کو سکھایا۔ جن میں سے تین نے الگ الگ سنگھتا (پران) بنائے۔ اُنمیں سے ہر ایک کے چار چار پاد تھے اور موضوع الگ ہونے پر بھی الفاظ میں یکسانیت تھی۔

وہ سنگھتائیں (تفسیریں بمعنی پران) آج دستیاب نہیں ہیں۔ ہاں موجودہ پرانوں میں اُن بنیادی پرانوں کے بعض حصے ملتے ہیں اور اُنکے مصنفین کا ذکر سائل و مسئول کے رنگ میں موجود ہے۔

پرانوں میں تاریخ

پرانوں کے معاملہ میں افراط و تفریط کا مضمون حاوی ہے۔ معتقد ہندو اسکی ہر بات سچ مانتے ہیں جبکہ بعض مصنفین ان کو غلط خیال کرتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ پران قصے اور کہانیوں پر مشتمل ہیں۔ جبکہ کچھ تاریخی معلومات بھی ان میں موجود ہیں۔

مشہور تاریخ دان ڈاکٹر ویسنٹ سمتھ نے ۱۹۰۲ء میں یہ ثابت کیا کہ متسیے پرانے (Matsiya Puran) میں جن آندھر راجاؤں کا دور حکومت سلسلہ وار دیا گیا ہے وہ درست ہے۔ اسی طرح پرانوں میں کوشل، مگدھ، ہونوں کے راجاؤں کا ذکر ہی موجود نہیں بلکہ کچھ تحریف کے ساتھ ششو ناگوں، نندوں، شنگوں، کنوؤں اور آندھروں (تاریخ ہند کے مشہور راجاؤں کے دور- ناقل) کا ذکر بھی موجود ہے۔ اس لئے تاریخ کے طلباء خصوصاً ہندوستان کی پرانی تاریخ کے طلباء ان سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔

پرانوں کا زمانہ:

پرانوں کے زمانہ کے تعین کے بارہ میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ لیکن تقریباً سب تاریخ دان ان کو براہمن گرنتھوں کے بعد تالیف شدہ مانتے ہیں اور تاریخ ہند میں گپتوں کے زمانہ میں بکثرت پران تالیف کئے گئے ہیں اصلی پران کے زمانہ کے تعین کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کو مدنظر رکھنا فائدہ مند ہوگا۔

(۱) سنسکرت کا مشہور نثر نگار ''بان'' (۶۲۰ء) اپنی کتاب ''ہرش چرت'' میں وایو پران کا ذکر کرتا ہے۔

(۲) متسیہ، وایو اور برہمانڈ پران اپنے شروع میں ذکر کرتے ہیں کہ اُنہوں نے بعض مضامین بھوشیئت پران سے لئے ہیں۔ اور اُن کی اندرونی شہادت سے ثابت ہے کہ بھوشیت پران عیسیٰ کی تیسری صدی میں موجود تھا۔

(۳) آپس تمب (Aapastamb) سوتر جس کا زمانہ تالیف قبل مسیح ۱ صدی ہے سند کے لئے بھوشیہ پران کو پیش کرتا ہے۔

(۴) موریہ خاندان کی ترقی میں معاون مشہور پنڈت کوٹلیہ اپنی کتاب ''ارتھ شاستر'' میں پران کا ذکر کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ آج موجود مہاپران اور پران مختلف اداروں کی تخلیق ہیں۔ اور یہ ادوار تقریباً قبل مسیح ۲،۳ صدی سے لیکر ۱۰ ویں صدی عیسوی تک محیط ہے۔

بھوشیہ مہاپران

سنسکرت میں بھوشیہ کے معنی ''مستقبل'' اور پران کے معنی ''ماضی'' کے ہیں۔ گویا دونوں متضاد لفظ ایک ساتھ موجود ہیں۔ اسکا مفہوم یہ ہوا کہ بھوشیہ پران ایک ایسی کتاب ہے جس میں ماضی میں مستقبل کے متعلق خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ یہی مفہوم ڈاکٹر رام جی تیواری (Dr. Ramji Tiwari) تعارف بھوشیہ مہاپران مطبوعہ ہندی ساہتیہ سمیلن ۱۹۹۵ء پریاگ الہ آباد میں لکھتے ہیں:

''भविष्यपुराण को देखकर एक स्वाभाविक उत्कण्ठा होती है कि आखिर यह कौन सी विचित्र रचना है, जो प्राचीन काल में लिखी गई है और भविष्य की बातों को भी अपने में संजोए हुए है ।''

ترجمہ: (ناقل) بھوشیہ پران کو دیکھ کر ایک قدرتی جستجو پیدا ہوتی ہے کہ آخر وہ کون سے عجیب تصنیف ہے جو ماضی بعید میں لکھی گئی اور مستقبل کی باتوں کو بھی اپنے میں سنجوئے ہوئے ہے۔

بھوشیہ مہاپران کا نام بھارتیہ ادب- خصوصاً پرانوں میں بہت ہی معروف ہے اور یہ بہت وجوہات سے

لوگوں میں مقبول ہے۔تاریخ کے محققین کے لئے تو یہ بہت ہی معاون ومدہ ہے۔اسی لئے پرانوں میں خصوصیت سے اسپر محققین نے بہت کام کیا ہے۔ان میں پارجی ٹر (Parjitar) مصنف ’’کل یگ کے راج ونش‘‘ ،سمتھ ’’انڈین ہسٹری‘‘ اور پنڈت بھگوت دت مشہور آریہ محقق کی کتابیں مشہور ومعروف ہیں۔

بھوشیہ مہاپران سب سے پہلے ۱۹۱۰ء میں مہاراجہ کشمیر سر پرتاپ سنگھ صاحب کے حکم سے ممبئی سے وینکٹویشر پریس میں چھپا ہے۔بعض محققین نے اس بات سے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ چونکہ اسکی اصل ’’پانڈو لیپی‘‘ (تحریر) کشمیر کے راجہ کے یہاں سے ملی ہے اس لئے عین ممکن ہے کہ یہ مہاپران اسی علاقہ میں لکھا گیا ہو۔

موجودہ دستیاب بھوشیہ مہاپران کا تجزیہ کرنے پر کئی اہم نکات ہمیں دستیاب ہوتے ہیں۔

اول: سمپورنانند (Sampornanad) سنسکرت یونیورسٹی بنارس (جو کہ ہمارے احمدیہ مشن بنارس سے پانچ منٹ کے فاصلہ پر موجود ہے) میں ہاتھ سے مکمل لکھی گئی کتب میں یعنی پانڈولپیوں کی فہرست ہیں ۱۶۵۱۶ نمبر پر ایک بھوشیہ مہاپران کی کاپی دستیاب ہے۔جن میں پانچ پَرْوَ (بمعنی ابواب) براہم، شیو، توراشٹر، ویشنو اور پرتی سرگ پرو کا ذکر موجود ہے۔لیکن افسوس یہ کہ اس ہاتھ لکھی پوتھی کے سارے صفحات دستیاب نہیں ہیں۔

(۲) ’’بنگلہ ویشوکوش‘‘ (بزبان بنگلہ) کے صفحہ ۳۰۵ پر لکھا ہے کہ ’’کلیو تنگ‘‘ (بھوشیہ مہاپران) آزاد پران نہیں بلکہ یہ پران کا ایک حصہ ہے۔

(۳) ششی بھوشن ودیاالنکار مصنف ’’بھارتیہ پورانک جیون کوش‘‘ مطبوعہ رنگون برما کے صفحہ ۱۲۲۰ میں بھوشیہ مہاپران کا ذکر موجود ہے اور لکھا ہے کہ ابتداء میں پرسوت، بھویہ، پرتھگو، لیکھ اور آریہ یہ پانچ دیوتا تھے۔انہیں میں سے بھویہ کے نام پر بھوشیہ پران کی ابتداء ہوئی۔

(۴) آفریکٹ کے ’’کیٹ لاگس کیٹلاگرام‘‘ کے مطابق لندن کے انڈیا آفس کی فہرست ۳۴۴۷ میں ایک بھوشیہ مہاپران کی پوتھی کا ذکر کیا گیا ہے۔

(۵) ’’ایشیاٹک سوسائیٹی‘‘ کولکتہ بنگال کے ہیڈ ڈاکٹر ہر پرساد شاستری نے بہار کے گوپال گنج کے ’’دھتھوا راجہ‘‘ کی لائبریری میں موجود ایک بھوشیہ پران کی پوتھی کا ذکر ’’ڈسکرپٹیو کیٹ لاگ‘‘ Discraptiv Catelog صفحہ ۴۲۸ پر کیا ہے۔

مختصر یہ کہ آج ہمیں وینکٹیشور پریس ممبئی سے چھپا بھوشیہ مہاپران دستیاب ہوتا ہے اُس کے مطابق اِس میں کل چار پرو ’’ابواب‘‘ میں براہم، مدھیم، پرتی سرگ اور اُتر پرو۔اِس کاپی میں ابواب وشلوکوں کی جو تفصیل ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام پَرْوَ	حصہ	کل ابواب	شلوکوں کی تعداد
۱-	براہم پرو		۲۱۶	۸۹۱۱
۲-	مدھیم پرو	پہلا حصہ	۲۱	۸۹۸
		دوسرا حصہ	۲۱	۱۴۷۲
		تیسرا حصہ	۲۰	۵۷۱
۳-	پرتی سرگ پرو	پہلا حصہ	۷	۴۰۶
		دوسرا حصہ	۳۵	۱۱۱۸
		تیسرا حصہ	۳۲	۲۳۹۰
		چوتھا حصہ	۲۶	۲۱۰۲
۴-	اُتر پرو		۲۰۸	۸۴۳۹
			شلوکوں کی کل تعداد	۲۶۳۰۷

بھوشیہ مہاپران کے بارے میں ’’اگنی پران‘‘ (۲۷۲/۱۲) میں جو پرو کی ترتیب کی خبر ملتی ہے، آج موجود وینکٹشور پریس سے چھپا بھوشیہ مہاپران اُسکے مطابق نہیں ہے۔خود بھوشیہ مہاپران کی اندرونی شہادت اس بات پر ہے کہ اس مہاپران میں تحریف والحاق ہوتا رہا ہے۔بھوشیہ مہاپران ۵-۱۰۴-۱-۱ میں شلوک ہے:

यथा स्कान्दं तथा चेंद भविष्यं कुरुनन्दन ॥१०४
स्कान्दं शतसहस्रं तु लोकानां ज्ञातमेव हि ।
भविष्यमतेदृषिणा लक्षार्द्धं संख्यया कृतम् ॥१०५

☆ بعض نسخوں میں کرتم کی جگہ گتم ’’गतम्‘‘ دیا گیا ہے۔

یعنی: اے کورونندن! اسکند پران میں جس طرح زیادتی ہوئی ہے اُسی طرح بھوشیہ پران میں بھی ہوئی ہے۔اسکند پران کے شلوکوں کی تعداد ایک لاکھ ہے یہ سب کو معلوم ہے۔اس بھوشیہ پران کی تعداد رشی نے پچاس سہرس (پچاس ہزار) مقرر کی ہے۔مگر آج جب ہم بھوشیہ مہاپران کے شلوک کی گنتی کرتے ہیں تو یہ ۲۶۳۰۷ ہے غور طلب یہ ہے کہ پچاس ہزار شلوکوں والا مہاپران کہاں گیا؟

دوسرا قرینہ تحریف شدہ بھوشیہ مہاپران پر یہ ہے کہ آپس تمب (Aapastamb) سوتر میں جسکا زمانہ تالیف ایا ۲ صدی قبل مسیح ہے۔بھوشیہ مہاپران کے لئے بھوشیت (भविष्यत) لفظ استعمال کیا گیا ہے۔جبکہ تیسری صدی میں یہ لفظ بگڑ کر بھوشیہ (भविष्य) ہو گیا۔آج کل ہمیں تحریف شدہ بھوشیہ مہاپران ہی دستیاب ہے۔

عین ممکن ہے کہ ہمارے قارئین میں سے بعض کے دلوں میں یہ خیال گزرے کے اگر بھوشیہ مہاپران میں تحریف ہو چکی ہے تو کیا یہ ممکن نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی راجا شالی واہن سے ملاقات کا واقعہ، جس کا ذکر آگے آئے گا۔الحاقی ہو اور بعد میں ملا دیا گیا ہو جبکہ اصل بھوشیہ مہاپران دیستاب نہیں ہے؟؟؟

اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ شالی واہن اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ملاقات کا واقعہ الحاقی نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں وہ بات بیان کی گئی ہے جو عیسائیوں اور مسلمانوں کے عام مروجہ عقیدہ کے مخالف ہے۔ان دونوں کا تو عقیدہ ہے کہ جناب مسیح علیہ السلام واقعہ صلیب کے بعد آسمان پر چلے گئے پھر وہ ایسی بات کیسے کہہ سکتے تھے جن سے اُن کے عقیدہ پر ضرب آتی ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام راجا شالی واہن سے ملاقات کر رہے ہیں یا کرینگے۔باقی رہ گئے سوت رشی جو کہ اس واقعہ کے راوی ہیں اور وید ویاس جی جنکی طرف پران منسوب ہیں۔ان دونوں بزرگوں کو حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی وموت سے کوئی سروکار نہیں اور نہ کوئی عقیدت ہے۔اس لئے جو واقعہ تاریخ طور پر ظہور پذیر ہوا یا ظہور میں ہونے والا تھا وہ انہوں نے بیان کر دیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی راجا شالی واہن سے ملاقات

بھوشیہ مہاپران کے تیسرے کھنڈ یعنی پرتی سرگ پرو کے تیسرے حصہ یعنی باب میں شالیواہن راجہ کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا ذکر موجود ہے۔چنانچہ اصل عبارت وینکٹویشور پریس ممبئی سے چھپے بھوشیہ پران کی، عکس ٹائٹل پیج اور حوالہ مضمون کے آخر میں درج ہے۔

چونکہ اصل بحث اسی حوالہ کے اوپر ہے اس لئے چند ایک مستند سناتنی و؛ آریہ سماجی ہندو وانگریز ریسرچ اسکالر کے تراجم درج ذیل ہیں:

(۱) گیتا پریس گورکھپور: سناتن دھرم فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہندوؤں کے نزدیک سب سے مستند پریس ہے جس نے اہل ہنود کی بے شمار مذہبی کتب شائع کی ہیں۔چنانچہ وہ اس کا ترجمہ کرتے ہیں:

’’एक समय की बात है कि, वह शकाधीश शालिवाहन हिमशिखर पर गया उस ने हुण देश के मध्य स्थित पर्वत पर एक सुन्दर पुरुष को देखा उस का शरीर गोरा था वह श्वेत वस्त्र धारण किये था । उस व्यक्ति को देख कर शकराज ने प्रसन्नता से पूछा 'आप कौन हैं ?' उस ने कहा मैं ईश पुत्र हूँ और कुमारी के गर्भ से उत्पन्न हुआ हूँ । मैं मलेच्छ धर्म का प्रचारक और सत्य व्रत में स्थित हूँ ।’’

ترجمہ (اُردو ناقل) ’’ایک دفعہ کی بات ہے کہ وہ شک راجا شالی واہن ہم شکھر (برف کی چوٹی) پر گیا۔اُس نے ہون دیش کے درمیان موجود پہاڑ پر ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا۔اُس کا جسم گورا تھا وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔اس آدمی کو دیکھ کر شک راج نے خوشی سے پوچھا۔آپ کون ہیں۔اُس نے کہا میں ’’ایش پتر ہوں‘‘ اور کنواری کے رحم سے پیدا ہوا ہوں۔میں ملیچھ دھرم کا مبلغ اور سچ کو قائم کرنے والا ہوں۔

(بحوالہ سنچھپت بھوشیہ پران صفحہ ۳۲۱ مطبوعہ گیتا پریس گورکھپور یو.پی طبع چہارم سموت ۲۰۶۰)

(۲) گائیتری پریوار (Gaytri Pareevar) اس وقت ہندوستان میں ویدوں کی تبلیغ وترویج کے لئے بہت تیزی سے سرگرم عمل ہے۔اُس کے بانی **پنڈت شری رام شرما آچاریہ** جو کہ چاروں ویدوں ۱۰۸ اپنشدوں، چھ درشن، یوگ وسشٹھ ۲۰ سمرتیوں اور ۱۸ پرانوں کے مفسر ہیں۔اس حوالے کا ترجمہ مندرجہ ذیل کرتے ہیں۔

’’एक बार शकों का अधीश हिमतुङ्ग में आया था (२१) हुण देश के मध्य में गिरि में स्थिति शुभपुरुष को देखा था जो कि बलवान राजा और अङ्ग वाला और श्वेत वस्त्र वाला था (२२) उस ने आनन्द से युक्त हो कर उससे कहा - आप कौन हैं ? उसने उत्तर दिया कि कुमारी के गर्भ से उत्पन्न मुझ को ईश का पुत्र जानिए (२३) मैं मलेच्छों के धर्म का वक्ता हूँ और सत्य व्रत का परायण हूँ । यह उत्तर सुन कर राजा ने कहा - आपका धर्म क्या अभिमत है ? (२४) उसने यह बात सुनकर कहा - हे महाराज ! सत्य का संशय प्राप्त होने पर तथा मलेच्छ देश के मर्यादा से रहित जाने पर मसीह में आया था । दस्युओं को भय करने वाली ईशमसी प्रादुर्भूत हुई है । उसको मैंने मलेच्छ से प्राप्त किया था अत: मैं मसीहत्त्व को प्राप्त हो गया हूँ ॥(२६)

ترجمہ: (اُردو ناقل) ایک بار شکوں کا راجا ہم تنگ میں آیا تھا۔ہون دیش کے درمیان گری میں موجود باعث خوشخبری آدمی کو دیکھا تھا جو کہ بلوان (طاقتور) راجا اور حصوں والا اور سفید کپڑے والا تھا۔اُسنے مسرت سے اُس سے کہا۔آپ کون ہیں؟ اُس نے جواب دیا کہ کماری کے رحم سے پیدا مجھ کو ایش کا پتر (ابن اللہ) جانئے۔میں ملیچھوں کے دھرم کا واعظ ہوں اور سچائی کا پابند ہوں۔یہ جواب سنکر راجہ نے کہا۔آپکا دھرم کیا ہے؟ اُس نے یہ بات سنکر کہا ہے مہاراج! سچ کا نور ملنے پر اور ملیچھ (غیر آریہ) ملک کے مریادا (اخلاق) سے عاری ہو جانے پر میں مسیح آیا تھا۔غلیظوں کو ڈرانے والی ایش مسیح ظاہر ہوئی ہے اُس کو میں نے ملیچھ سے حاصل کیا تھا اسلئے ہی مسیحیت کو حاصل ہوا۔

(۳) مشہور آریہ سماجی محقق **مہاشیہ لکھشمن صاحب** نے اپنے رسالہ ’’بھوشیہ پران کی آلوچنا‘‘ یعنی بھوشیہ پران کی تنقید میں سنسکرت آمیز ہندی میں اس کا یہ ترجمہ کیا ہے۔’’ایک بار شک دیش کا راجہ شالی باھن ہمالیہ کی چوٹی پر گیا اُس طاقتور راجہ نے ہون دیش کے بیچ پہاڑ پر بیٹھے ہوئے ایک گورے رنگ والے سفید کپڑے پہنے ہوئے پاک انسان کو دیکھا۔راجہ نے اُس سے پوچھا آپ کون ہیں وہ خوش ہو کر بولا میں کنواری کے گربھ سے پیدا ہوا خدا کا بیٹا ہوں۔میں ملیچھ دھرم (یعنی غیر آریہ دھرم) کا اُپدیشک (واعظ) اور ستہ برت (سچائی) کا دھیان (اختیار) کرنے والا ہوں۔یہ سنکر راجہ نے کہا آپ کون سے دھرم کو مانتے ہیں؟ وہ

بولا مہاراج ملیچھ دیش میں ستیہ (سچائی) کے ناش ہونے اور زیادہ (حدود شریعت) کے ٹوٹ جانے سے مسیح روپ میں پرگٹ ہوا ہوں۔ نتیا شدھ تستھا کلیان کاری ایش (ازلی مقدس اور فائدہ بخش خدا) کی مورتی ہردے (دل) میں پراپت (حاصل) ہونے کے کارن میرا عیسیٰ مسیح یہ نام مشہور ہے۔'' (بھوشیہ مہاپران برتی سرگ پر کھنڈ ۳ ادھیائے ۲ شلوک ۲۱ تا ۳۰، بحوالہ الفضل ۲۰/اپریل ۱۹۵۶ء)

(۴) ہندوستانی اسکالر ڈاکٹر شیو ناتھ شاستری ودیارتھی نے اس کا جو انگریزی ترجمہ کیا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہے:

"The Sakas came to Aryadesh (India), after crossing the indus and some (came) through other noutes in the Himalayas, and left started plundering the place. After some time some of them left and took back (with them) their booty. Some time after Raja Salewahin Succeeded to the throne. He in a very short time defeated the Sakas. Chinese, Tartars, walhiks (Bokha) Kamrups (Parthians) and Khurasanis and Punished them. Then he put the malecch (infidels) and Aryas in sepavate countries. The malecch very kept upto (beyond) the indus river and the Aryas on this side (of the river). One day he want to a country in the Himalayas. There (while in that country) he saw (what appeaved to be) a Raja at Sakas at wien. (wein is a place of Sulphur about ten miles North East of Srinagar who was fair in colour and wore white clothes. He (Shalwahin) asked (him) who he was. His vepley was that he was Yusashaphat (Yuz Asaf) and had been born of a woman and (on Shalawahin) being surprised) he said that he spoke the truth and he had to purify the religion. The Raja asked him what his religion was. He replied, "O Raja ! when truth and disappeared and there was no limit (to the evil Practies) in the maleech country. I appeared there and through my work and gilty and the wicked suffered, and I also suffered at the hands." The Raja asked him (again) what his Religion was. He replied, It is (to established) love, truth and purity of heart and for this I am called **Isa Masih**." The RaJa Veturned after making his obeisance to him... (Bhavishya Maha Purana Page 282, Parva (ch) III Adhyaya (Section) II Shaloka (versed) 9-31. The Translation is by Vidyararidi Dr. Shiv Nath Sastri)

Jesus in Heaven on Earth by Al-haj Khwaja Nazir Ahmad, Sixth Edition 1988 P. 461)

محترم عبدالقادر صاحب محقق نے اس کا ترجمہ مندرجہ ذیل کیا ہے:

''ایک دن راجہ شالباہن ہمالیہ پہاڑ کے ایک ملک میں گیا۔ وہاں اُس نے ساکا قوم کے ایک راجہ کو وین (wein) مقام پر دیکھا وہ خوبصورت رنگ کا تھا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا۔ شالباہن نے اُس سے پوچھا آپ کون ہیں اُس نے جواب دیا کہ میں ''یوسا شافت'' (یوز آصف) ہوں۔ اور ایک کنواری کے بطن سے میری پیدائش ہوئی (راجہ شالباہن کے حیران ہونے پر اُس نے کہا۔ کہ میں نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے اور میں مذہب کو پاک وصاف کرنے کے لئے آیا ہوں۔ راجہ سے اُس سے پوچھا آپ کون سا مذہب رکھتے ہیں۔ اُس نے جواب دیا۔ اے راجہ جب صداقت معدوم ہوگئی اور ملیچھوں کے ملک میں (یعنی ہندوستان کے باہر کے ایک ملک میں) حدود شریعت قائم نہ رہے تو میں وہاں مبعوث ہوا۔ میرے کام کے ذریعہ جب گناہگاروں اور کافروں کو تکلیف پہنچی تو اُن کے ہاتھوں سے میں نے تکلیفیں اٹھائیں۔ راجہ نے اُس سے (پھر) پوچھا کہ آپکا مذہب کیا ہے اُسنے جواب دیا کہ میرا مذہب محبت صداقت اور تزکیہ قلوب پر مبنی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میرا نام عیسیٰ مسیح رکھا گیا۔ اُس کے بعد راجہ آداب وتسلیمات بجالایا اور واپس ہوا۔ (بحوالہ الفضل ۲۰/اپریل ۱۹۵۶ء)

مندرجہ بالہ انگریزی ترجمہ معمولی فرق کے ساتھ عزیز کشمیری صاحب نے اپنی کتاب "Christ in Kashmir" صفحہ ۸۷-۸۶ میں استعمال کیا ہے۔ مندرجہ ذیل کتاب روشنی پبلیکیشنز ۵ پرتاپ مارگ فلیٹ سرینگر سے شائع شدہ ہے۔ (باقی)

بھوشیہ مہا پُران کے ٹائٹل پیج اور اصل عبارت کا عکس

खेमराज श्रीकृष्णदासेन सम्पादितस्य मुम्बई श्री वेङ्कटेश्वर...

श्रीभविष्यमहापुराणम्

THE BHAVIṢYAMAHĀPURĀṆAM

प्रथम भाग [१. ब्राह्म पर्व २. मध्यमपर्व (तीन खण्डों में)]

दिल्ली विश्वविद्यालयस्य हिन्दूमहाविद्यालयस्य डा० राजेन्द्रनाथशर्मणा

भूमिका पाठशोधनाभ्यां परिष्कृतम्

नागशरणसिंहसम्पादितश्लोकानुक्रमण्या सहितं

NAG PUBLISHERS

11 A/U.A. (POST OFFICE BUILDING) JAWAHARNAGAR, DELHI-7,

...म्लेच्छठान् ॥ तेषां कोशान्गृहीत्वा च दंडयोग्यानकारयत ॥ १९ ॥ स्थापिता तेन मर्य्यादा म्लेच्छार्याणां पृथक्पृथक् ॥ सिंधुस्थानमिति ज्ञेयं राष्ट्र- मार्य्यस्य चोत्तमम् ॥२०॥ म्लेच्छस्थानं परं सिन्धोः कृतं तेन महात्मना ॥ एकदा तु शकाधीशो हिमतुंगं समाययौ ॥ २१ ॥ हूणदेशस्य मध्ये वै गिरिस्थं पुरुषं शुभम् ॥ ददर्श बलवानाजा गौरांगं श्वेतवस्त्रकम् ॥ २२ ॥ को भवानिति तं प्राह स होवाच मुदान्वितः ॥ ईशपुत्रं च मां ॥२८२॥

...म्लेच्छधर्मस्य वक्तारं सत्यव्रतपरायणम् ॥ इति श्रुत्वा नृपः प्राह धर्मः को भवतो मतः ॥ २४ ॥ श्रुत्वो ...सत्यस्य संक्षये ॥ निर्मर्यादे म्लेच्छदेशे मसीहोऽहं समागतः ॥ २५ ॥ ईशामसी च दस्यूनां प्रादुर्भूता भयंकरी ॥ तामहं ...प्राप्य मसीहत्वमुपागतः ॥ २६ ॥ म्लेच्छेषु स्थापितो धर्मो मया तच्छृणु भूपते ॥ मानसं निर्मलं कृत्वा मलं देहे शुभाशुभम् ॥२७॥ ...जपमास्थाय जपेत निर्मलं परम् ॥ न्यायेन सत्यवचसा मनसैक्येन मानवः ॥ २८ ॥ ध्यानेन पूजयेदीशं सूर्यमंडलसंस्थितम् ॥ अचलोऽयं प्रभुः साक्षात्तथा सूर्योचलः सदा ॥ २९ ॥ तत्त्वानां चलभूतानां कर्षणः स समंततः ॥ इति कृत्येन भूपाल मसीहा विलयं गता ॥ ३० ॥ ईशमूर्तिर्हृदि प्राप्ता नित्यशुद्धा शिवंकरी ॥ ईशामसीह इति च मम नाम प्रतिष्ठितम् ॥ ३१ ॥ इति श्रुत्वा स भूपालो नत्वा तं म्लेच्छपूजकम् ॥ स्थापयामास तं तत्र म्लेच्छस्थाने हि दारुणे ॥ ३२ ॥ स्वराज्यं प्राप्तवान्राजा हयमेधमचीकरत् ॥ राज्यं कृत्वा स षष्ट्यब्दं स्वर्गलोकमुपाययौ ॥ ३३ ॥ स्वर्गते नृपतौ तस्मिन्यथा चासीत्तथा शृणु ॥ ३४ ॥ इति श्रीभविष्ये महापुराणे प्रतिसर्गपर्वणि चतुर्युगखण्डापरपर्याये कलियुगीयेतिहाससमुच्चये शालिवाहनकाले द्वितीयोऽध्यायः ॥ २ ॥ ...

(پرتی سرگ پرو ادھیائے ۲ شلوک نمبر ۱۷ تا ۳۴ صفحہ ۲۸۲)

ملکی رپورٹیں

جماعت احمدیہ کنڈیرو کے تحت تربیتی جلسہ

مورخہ 16-4-06 کو بعد نماز مغرب وعشا جماعت احمدیہ کنڈیرہ علاقہ کرشنہ آندھرا نے تربیتی جلسہ خاکسار کی زیر صدارت کیا جس میں تلاوت ونظم کے بعد۔ مکرم محمد یعقوب پاشاہ معلم سلسلہ، مکرم شیخ مدینہ پاشاہ، مکرم احمد جعفر خان صاحب نائب سرکل انچارج ایلور زون اور خاکسار نے تقریر کی اس جلسہ میں لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ، خدام واطفال وناصرات ملاکر 46 افراد شامل ہوئے۔ اور ارد گرد کے لوگوں نے بھی فائدہ اُٹھایا۔

(محمد یعقوب علی نیاز نائب سرکل انچارج کرشنہ وگنٹور)

جماعت احمدیہ اندروہ کی مساعی

جماعت احمدیہ اندورہ تعلیمی، تربیتی، تبلیغی مساعی میں کوشاں ہے۔ اطفال وناصرات کی تعلیم القرآن کلاس مکرم محمد مقبول صاحب حامد معلم وقف جدید لگا رہے ہیں۔ انصار، خدام واطفال کی تعلیم القرآن کی کلاس بھی باقاعدگی سے روزانہ بعد نماز مغرب تا عشاء جاری ہے۔ احباب جماعت اندورہ دور دور محلوں میں رہتے ہیں۔ اسلئے مسجد سے ملحقہ احباب انصار خدام اور اطفال بڑے ذوق وشوق سے اس کلاس میں حاضر ہوتے ہیں۔ قرآن کریم، قاعدہ، یسرنا القرآن پڑھانے کے علاوہ احباب کے سوال وجواب کی مجلس ہوتی ہے جس میں احباب کو آداب مسجد، آداب مجالس، فقہی مسائل، وضو کر کے طریق علاوہ دیگر مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ ایک نو مبائع نو مسلم کو نماز سکھائی جارہی ہے جو کہ حال ہی میں جلسہ سالانہ پر بیعت کر کے جماعت میں داخل ہوئے ہیں۔ احباب بڑی دلچسپی سے اس میں حصہ لے رہے ہیں۔ ۱۴/اپریل کو جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم زیر صدارت مکرم راجہ منصور احمد صاحب کیا گیا۔ تعداد حاضری ۳۲ افراد رہی جلسہ کے دوران احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ جلسہ کی کاروائی بذریعہ لاؤڈ سپیکر دور دور تک نشر ہوئی۔ ۱۱/اپریل کو اطفال وناصرات کا ایک تربیتی جلسہ زیر صدارت مکرم مقبول احمد صاحب حامد ہوا۔ (راجہ منصور احمد خان صدر جماعت احمدیہ اندورہ کشمیر)

رشی نگر میں اطفال کے تربیتی اجلاسات

اطفال الاحمدیہ رشی نگر کے تحت ۱۳/مارچ کو مسجد نور میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم عبد السلام صاحب لون ہوا جسمیں تلاوت ونظم کے بعد مکرم عبد المنان ٹانکو اور نعمت اللہ صاحب آف آسنور نے تربیتی پہلو پر روشنی ڈالی۔ اسی طرح 24-3-06 کو جامع مسجد میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم ومحترم الحاج ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب صدر جماعت احمدیہ ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم منیر احمد صاحب خادم صدر انصار اللہ بھارت، مکرم قاری نواب احمد صاحب نے خطاب کیا۔

13-4-06 کو درس گاہ کے صحن میں ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم مولوی ایاز رشید صاحب عادل منعقد ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مولوی صاحب نے تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا۔

مورخہ 20-4-06 کو درس گاہ کے صحن میں زیر صدارت مکرم محمد شفیع صاحب گنائی نائب صدر ایک تربیتی اجلاس ہوا۔ جسمیں تلاوت ونظم کے بعد مکرم قائد مجلس نے تربیتی امور پر روشنی ڈالی۔ مکرم مولوی ایاض رشید صاحب عادل کی تقریر کے بعد صدارتی خطاب ہوا۔ درس گاہ میں 164 اطفال اور 140 ناصرات پڑھ رہے ہیں اس درس گاہ میں مکرم مبلغ صاحب کے علاوہ بعض بزرگان تعلیمی وتربیتی خدمت سرانجام دیتے ہیں۔

مورخہ 14-4-06 کو مجلس اطفال الاحمدیہ کی طرف سے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کیا گیا۔ جسکی صدارت محمد حسین پڈر صاحب نے کی۔ ۲۵/اپریل سے ۲/مئی تک ہفتہ اطفال کا انعقاد کیا گیا۔

(وسیم احمد گنائی ناظم اطفال)

سلی گوڑی نارتھ بنگال میں تبلیغی وتربیتی سیمنار

مورخہ 21-3-06 کو بمقام سلی گوڑی تمام نارتھ بنگال کے معلمین اور تمام صدران نارتھ بنگال کی موجودگی میں تبلیغی وتربیتی سیمنار منعقد ہوا۔ حاضرین کی کل تعداد ۶۵ تھی۔ مکرم ومحترم جناب ماسٹر مشرق علی صاحب امیر صوبائی بنگال وآسام کی زیر قیادت یہ سیمنار صبح ۱۰ بجے سے رات ۱۱ بجے تک رہا۔ مختلف تبلیغی سرگرمیاں اور رپورٹ معلمین وصدران پیش کی گئی اور مکرم صوبائی امیر صاحب کی نصائح کے بعد خاکسار نے تقریر کی۔ ۳۲ افراد الوصیت کے روحانی نظام شامل ہوئے۔ اور خلافت جوبلی فنڈ میں شامل ہونے کے لئے احباب کو تحریک کی گئی۔ صدران ومعلمین سے وعدہ جات لینے کے ساتھ ساتھ جماعتوں میں اس نظام کو جاری رکھنے کے لئے کوشش کی گئی۔ (شیخ ذوالفقار علی محمود، مبلغ وسرکل انچارج سلی گوڑی)

تقریب آمین

مورضہ 14-4-06 کو بعد نماز جمعہ عزیزہ مدیحہ تسلیم کی تقریب آمین ہوئی۔ محترم عبد السلام صاحب ٹاک امیر زون سرینگر نے دعا کرائی۔ عزیزہ مدیحہ محترم عبد القدیر صاحب گنائی آف بھدرواہ کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو قرآنی انوار سے منور کرے۔ (سراج الحق معلم وقف جدید، سری نگر)

جماعت احمدیہ مرکرہ کی سرگرمیاں

مورخہ ۲/اپریل کو خدام الاحمدیہ مرکرہ کے تحت مرکرہ سے ۳۰ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقعہ کوئی ناڈ میں ایک پکنک منائی گئی۔ وہاں نماز ظہر وعصر کے بعد ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔ محترم مظفر صاحب نے اجلاس کی صدارت کی۔ تلاوت کے بعد محترم قائد صاحب نے عہد دہرایا۔ قصیدہ خوانی کے بعد خاکسار اور محترم ایم۔اے۔ بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ مرکرہ نے تقریر کی صدارتی خطاب ودعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔

۹/اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ کے زیر اہتمام جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔

۱۱/اپریل کو شام ۵ بجے مسجد بیت الہدیٰ مرکرہ میں جماعت احمدیہ مرکرہ کے تحت جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ محترم ایم۔اے۔ بشیر احمد صدر جماعت احمدیہ مرکرہ نے صدارت فرمائی۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم انصار ایم۔ ایم۔ صاحب محترم جے۔ ایم۔ بشیر احمد صاحب، محترم بی۔کے۔ جلیل صاحب، خاکسار شیخ محمد زکریا مبلغ سلسلہ مرکرہ اور محترم بلال صاحب نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب ودعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دوران جلسہ شیرینی تقسیم کی گئی۔ لجنہ وناصرات نے بھی بکثرت شرکت کی۔

۱۶/اپریل کو بعد نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ مرکرہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی محترم ایم۔ بی۔ ظاہر صاحب علاقائی قائد کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد جملہ خدام نے اختصار سے تقریریں کیں۔ صدارتی خطاب ودعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

۲۳/اپریل کو بعد نماز مغرب مجلس انصار اللہ مرکرہ نے تربیتی اجلاس محترم ایم۔ٹی۔ مشتاق احمد صاحب زعیم انصار اللہ کی صدارت میں منعقد کیا۔ تلاوت کے بعد صدر اجلاس نے عہد دہرایا۔ نظم کے بعد محترم جلیل صاحب، محترم مظفر صاحب، خاکسار اور محترم قائد صاحب نے علی الترتیب تقریر کی۔ صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ خدام نے بھی شرکت کی۔

مورخہ ۲۳/اپریل کو دوپہر ۳ بجے محترم کے۔ ایم۔ جمال الدین صاحب کے مکان پر لجنہ اماء اللہ مرکرہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صدارت محترمہ بشریٰ عباس صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکرہ نے کی۔ تلاوت ونظموں کے بعد محترمہ صالحہ باسط اور محترمہ عقیلہ محمود صاحبہ اور صدر جلسہ نے تقریر کی۔

۳۰/اپریل کو دوپہر تین بجے مسجد بیت الہدیٰ مرکرہ میں لجنہ اماء اللہ مرکرہ کے زیر اہتمام ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت محترمہ بشریٰ عباس صدر لجنہ ہوا۔ تلاوت کے بعد محترمہ عقیلہ کلیم اور صدر لجنہ صاحبہ نے تقریر کی۔ دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ ۱۶/اپریل کو خدام الاحمدیہ مرکرہ کے زیر اہتمام محترم جے۔ ایم۔ شریف صاحب قائد مجلس اور خاکسار نے انسر کا تبلیغی دورہ کیا۔ جس میں ہم نے غیر از جماعت کو احمدیت کا پیغام پہنچایا اور نو مبائعین سے رابطہ کیا۔ ۳۰/اپریل کو خاکسار اور محترم محبوب صاحب صدر جماعت احمدیہ گونی کیر نے انسر کا تبلیغی دورہ کیا نو مبائعین سے رابطہ کیا۔ تربیتی تعلیم القرآن کلاس:- ماہ اپریل میں بعد نماز مغرب روزانہ خدام کی تعلیم القرآن کلاس لگائی جاتی رہی۔ اسی طرح بچوں کے سکولوں میں چھٹیوں کی وجہ سے روزانہ صبح ۱۰ بجے سے نماز ظہر تک بچوں کی دینی کلاس لگائی گئی۔ جس میں بچوں کو اردو عربی، نماز، دعائیں اور دینی سوالات وجوابات سکھائے گئے۔ اسی طرح ایک گھر میں خاکسار کی اہلیہ نے چند لجنات کی ہفتہ میں دو بار کلاس لگائی۔

اس ماہ چار وقار عمل مسجد میں ہوئے ۹/اپریل کو صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ۳ بجے تک ایک ہنگامی وقار عمل کے تحت تین منزلہ مسجد بیت الہدیٰ کو دھو کر صاف کیا گیا۔ (شیخ محمد ذکریا مبلغ سلسلہ)

جماعت احمدیہ چندپورا میں تربیتی اجلاس

مورخہ 9-4-06 کو سرکل موتیہاری کی ایک نو مبائعین جماعت چندپورا بھگوان پور ضلع چھپرا میں ایک تربیتی وتبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں شامل ہونے کے لئے مکرم صوبائی امیر صاحب بہار وپٹنہ کے مکرم نیر احمد صاحب پرنس اور مکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ وسرکل انچارج بھاگلپور اور خاکسار چندپورا جماعت میں پہنچے۔

اس جماعت کے احباب نے اپنے خرچ پر گھانس پھونس کی ایک مسجد بنائی ہے اس مسجد میں تربیتی اجلاس کا انتظام کیا گیا تھا جہاں بچے ومرد وزن ملاکر کل تقریباً ۱۶۰ احباب شامل ہوئے۔ تربیتی اجلاس کا آغاز مکرم صوبائی امیر صاحب بہار کی زیر صدارت ہوا۔ تلاوت قرآن کریم باترجمہ خاکسار نے کی۔ نظم کے بعد مکرم سید شکر اللہ صاحب مبلغ وسرکل انچارج موتیہاری، مکرم شیخ ہارون رشید صاحب مبلغ وسرکل انچارج بھاگلپور، مکرم صوبائی امیر صاحب بہار نے مختصراً نو مبائعین سے خطاب کیا۔ دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ جلسہ کے بعد بچوں میں مٹھائی تقسیم کی گئی اور نو مبائعین بچوں کے لئے کھیل کا سامان مکرم ومحترم صوبائی امیر صاحب بہار کی طرف سے تحفۃً دیا گیا اسی طرح ایک بچی کو قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا۔ بعدہٗ یہ قافلہ شام کو پٹنہ واپس آگیا۔

(محبوب حسن معلم وقف جدید بیرون پٹنہ، بہار)

بدر کی مالی اور قلمی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں

مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کے
بائیسویں سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۳۰ ردسمبر تا یکم رجنوری ۲۰۰۶ کو طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول مانسا کونکو میں بخیر وخوبی امنعقد ہوا۔ اجتماع جمعہ کے ساتھ شروع ہوا۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے نماز کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ جمعہ کے بعد مہمان خصوصی کمشنر ایل۔ آر۔ ڈی۔ جناب لینڈنگ مانع نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ کا گیمبیا کی تاریخ میں گہرا کردار ہے۔ جماعت نے پہلی دفعہ اس ملک میں اسلام کی صحیح تعلیم سے آگاہ کیا اور آج بھی یہ کار خیر جاری ہے۔ محترم کمشنر صاحب نے ملکی ترقی میں جماعت کے کردار کو سراہتے ہوئے بتایا کہ اس وقت جماعت احمدیہ کے سکولز، کالجز، ہسپتال اور آئی ٹی سنٹرز بے انتہا خدمات بجا لا رہے ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ کا معاشرے پر گہرا اثر ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کے اجتماع کو خوش آئند قرار دیا۔

امیر صاحب گیمبیا محترم بابا۔ ایف تراولے صاحب نے خدام سے خطاب کرتے ہوئے انہیں سیرت رسولؐ سے سبق حاصل کرنے پر زور دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ معاشرے سے کرپشن صرف احمدیت کی بدولت دور ہوسکتی ہے۔

خلافت کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر میں خدام کو بتایا کہ خلافت ہی ہماری ترقی کا راز ہے۔ اس لئے اس کو مضبوطی سے پکڑلیں۔ خدام کو حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بار بار خط لکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

اجتماع میں دوسرے مقررین نے بھی مختلف موضوعات پر تقاریر کیں جن میں نظام وصیت، شرک سے اجتناب اور سیرت رسول ﷺ جیسے موضوعات شامل تھے۔ اجتماع کے تینوں دن خدام نے نماز تہجد باجماعت ادا کی۔ مختلف موضوعات پر قرآن مجید، حدیث نبوی اور ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر درس سنے۔ سوال وجواب کے پروگرامز میں گرمجوشی سے حصہ لیا۔ خدام نے مختلف علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بھی حصہ لیا۔

اس اجتماع کی خاص بات گنی بساؤ کے وفد کی شمولیت تھی۔ یہ وفد اپنی بس پر لوائے احمدیت لہراتے ہوئے آئے۔ یاد رہے کہ گنی بساؤ میں کچھ عرصہ سے حالات خراب ہیں اس کے باوجود ان کی طرف سے یہ شمولیت بڑی خوش آئند تھی۔

اجتماع کا اختتام اجتماعی دعا کے ساتھ ہوا اور یوں روحانی ماحول میں تین دن گزار کر یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

اجتماع کی کل حاضری پانچ صد سے زیادہ تھی۔ ملکی اخبارات نے اجتماع کی خبر کو بھرپور کوریج دی۔

❀❀❀❀❀

جماعتہائے احمدیہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں
40 مقامات پر تربیتی کلاسز کا انعقاد
2000 سے زائد افراد کا استفادہ

(رپورٹ: داؤد احمد بھٹی۔ مبلغ سلسلہ یوگنڈا)

یوگنڈا میں چونکہ دسمبر اور جنوری میں سکولوں کی تعطیلات ہوتی ہیں۔ ان تعطیلات میں دینی لحاظ سے بھرپور استفادہ کا پروگرام بنایا گیا اور ہر زونل ہیڈ کوارٹر، سرکٹ ہیڈ کوارٹر اور اس کے علاوہ سیٹا تربیت سنٹر میں ایک مرکزی تربیتی کلاس منعقد کی جائے۔ سیٹا وہ جگہ ہے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یوگنڈا کے دورہ کے دوران نیشنل تربیت سنٹر برائے نومبائعین بنانے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حسب پروگرام چالیس مقامات پر ان کلاسز کا انعقاد ہوا۔ جن میں احباب اور بچوں نے بھرپور استفادہ کیا۔

کمپالا زون میں ایک احمدی دوست مکرم حمیس صاحب نے کافی عرصہ سے تربیتی کلاس شروع کررکھی ہے جو ان تعطیلات میں بھی جاری رہی۔ اس میں 70 بچے شامل ہوئے جن میں 65 غیر از جماعت تھے۔ حمیس صاحب نے ان بچوں کے والدین کو بڑی محنت اور کوشش سے راضی کیا۔ شروع میں صرف پانچ بچے آئے پھر ان کو دیکھ کر دوسروں نے بھی اپنے بچوں کو بھجوانا شروع کردیا۔ مکرم امیر صاحب نے دو دفعہ اس کلاس کا دورہ کیا اور حوصلہ افزائی کے طور پر انعامات بھی تقسیم کئے۔ نیز قاعدہ یسرنا القرآن مہیا کئے گئے۔ اس کلاس کا اس علاقے میں بہت اچھا اثر قائم ہورہا ہے۔

سیٹا سنٹر میں جو کلاس منعقد ہوئی اس میں تمام زونز سے دو ہزار سے زائد طلباء شامل ہوئے اور بھرپور استفادہ کیا۔ اکثر طلباء نے اپنے کرایہ اور کھانے کا خود انتظام کیا۔ علاوہ ازیں ان کلاسز میں بعض غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ ان میں سے 12 احباب کو اللہ کے فضل سے قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ دس عیسائی طلباء نے بھی کچھ عرصہ قبل احمدیت قبول کی۔ اب وہ نومبائعین کے طور پر اس کلاس میں شامل ہوئے۔

تقسیم انعامات میں بچوں کے والدین کو بھی مدعو کیا گیا۔ والدین نے جماعت کی اس کاوش پر خوشی کا اظہار کیا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے کی ضرورت واہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے اشاعت قرآن کے سلسلہ میں جماعتی خدمات کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا ایک اہم اور بنیادی مقصد ترویج قرآن اور قرآنی تعلیمات پر عمل کروانا ہے۔

قارئین کرام سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کلاسز کے ثمرات کو بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

❀❀❀❀❀

جماعت احمدیہ برما کے زیر اہتمام
ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور جلسہ سالانہ کا کامیاب وبابرکت انعقاد

(رپورٹ: محمد سالک مبلغ انچارج برما)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برما کے زیر اہتمام ذیلی تنظیموں کے اجتماعات اور جماعت احمدیہ برما کے جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد ہوا۔ اس غرض کے لئے مرکز سلسلہ سے مکرم خالد محمود الحسن صاحب بھٹی وکیل الدیوان ربوہ بطور نمائندہ مرکز سے تشریف لائے اور آپ کی قیادت میں ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ کا اجتماع 22 رنومبر 2005ء کو، مجلس خدام الاحمدیہ برما کا سالانہ اجتماع مورخہ 23 رنومبر کو اور لجنہ اماء اللہ برما کا سالانہ اجتماع مورخہ 24 رنومبر کو منعقد ہوئے۔ جبکہ ان اجتماعات میں ان کے انتخابات بھی منعقد ہوئے۔

جلسہ مولمین

مورخہ 27 رنومبر 2005ء کو شہر رنگون سے تقریباً 190 کلومیٹر کے فاصلہ پر مولمین شہر میں جلسہ منعقد ہونا تھا۔ مرکزی نمائندہ مکرم خالد محمود الحسن صاحب کے ہمراہ مجلس عاملہ کے بعض ممبران بھی رنگون سے شامل ہوئے۔ مکرم خالد محمود الحسن صاحب کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ کے لئے تقریباً 170 احباب کے علاوہ 30 کے قریب غیر از جماعت زیر تبلیغ دوست بھی شامل ہوئے۔ مکرم خالد محمود الحسن صاحب نے ''اسلام امن پسند اور پیار ومحبت کی تعلیم دینے والا مذہب ہے'' کے موضوع پر افتتاحی خطاب فرمایا جس میں قرآن مجید، احادیث نبوی اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کی روشنی میں اسلامی تعلیمات کو واضح کیا۔

30 رنومبر بروز بدھ مانڈلے کے مقام پر جماعت کے احباب کے ساتھ ملاقات ہوئی اور مجلس عاملہ کے ساتھ میٹنگ میں تبلیغی اور تربیتی امور کا جائزہ لیا گیا۔

2 ردسمبر بروز جمعۃ المبارک مرکزی نمائندہ کی زیر صدارت مانڈلے جماعت کا جلسہ منعقد ہوا۔ یہاں بھی مکرم خالد محمود الحسن صاحب نے جماعت کو تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی اور آخر پر غیر از جماعت دوستوں کے سوالوں کے جوابات دئے۔ مانڈلے جلسہ کے دوران تین بیعتیں ہوئیں۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھے۔ آمین

وقف نو اجتماع

مورخہ 10 ردسمبر کو رنگون جماعت کے واقفین نو کا اجتماع منعقد ہوا۔ اس میں تقریباً 25 بچے شامل ہوئے۔ مکرم خالد محمود الحسن صاحب نے بچوں کو نصائح فرمائیں۔ آخر پر سالانہ امتحان میں اول دوم اور سوم آنے والے بچوں کو انعامات تقسیم کئے۔

جماعت احمدیہ برما کا جلسہ سالانہ

مورخہ 11 ردسمبر بروز اتوار جماعت احمدیہ برما کا 41واں جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔ جلسہ کا آغاز نماز تہجد سے ہوا اور ایک بکرا صدقہ بھی دیا گیا۔ پہلے لوائے احمدیت اور قومی جھنڈا لہرایا گیا۔

جلسہ کا آغاز مرکزی نمائندہ کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں خاص طور پر عبادت اور قیام نماز کی طرف توجہ دلائی۔

دعا کے بعد نیشنل صدر صاحب کی زیر صدارت جلسہ جاری رہا اور الوصیت کے مضمون کی اہمیت، برما میں دعوت الی اللہ کے ثمرات اور جلسہ سالانہ کی اہمیت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ آخری اجلاس میں مرکزی نمائندہ نے جلسہ سالانہ کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پڑھ کر سنائے۔ کل حاضری 350 تھی۔

ظہر وعصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد مرکزی نمائندہ کی صدارت میں شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تمام تجاویز اتفاق رائے سے پاس ہونے کے بعد حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کی گئیں۔

13 ردسمبر کو مکرم خالد محمود الحسن صاحب بھٹی رنگون سے ربوہ واپس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

Syed Bashir Ahmed
Proprietor

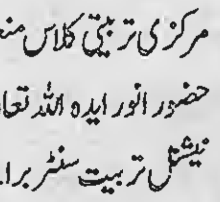

Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

امرناتھ غار میں مصنوعی شولنگ کی خبر سے ہندوؤں کو سخت ٹھیس

گزشتہ دنوں میڈیا کے ذریعہ اس خبر کے آنے پر کہ امرناتھ کے غار میں بننے والا شولنگ قدرتی نہیں بلکہ بناوٹی ہے اس سے نہ صرف بھارت بلکہ تمام دنیا کے ہندوؤں کو ٹھیس پہنچی، ٹیلی ویزن پر باقاعدہ چند اشخاص کو ہاتھوں سے شولنگ بناتے دکھایا گیا اور شولنگ بنانے والے جوتے چپل پہن کر امرناتھ کی غار میں گھسے ہوئے تھے۔ اب اس سے یہ معاملہ بھی مشتبہ ہوگیا ہے کہ کیا ہزاروں لاکھوں ہندو ہر سال بناوٹی لنگ کی پوجا کرتے رہے یا یہ پہلی دفعہ اس طرح ہوا ہے۔ واضح ہو کہ امرناتھ غار کو ہندوؤں میں خاص مذہبی عقیدت کا مقام حاصل ہے جہاں ہر سال لاکھوں کی تعداد میں ہندو شولنگ کی زیارت کے لئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ وہاں برف کے ذریعہ لنگ کا بننا ایک قدرتی عمل ہے۔ امرناتھ غار میں مصنوعی اور غیر قدرتی لنگ بنانے کے لئے شری امرناتھ شرائن بورڈ کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے بھگوان شو کی چھڑی کے محافظ مہنت دیپندر گری نے اسے دھارمک بے حرمتی کی کاروائی قرار دیا ہے اور اس کے لئے شرائن بورڈ کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ انہوں نے اس مانگ کا اعادہ کیا کہ اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے سٹنگ جج پر مشتمل جوڈیشل کمیشن مقرر کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ جب سے شرائن بورڈ بنا ہے تب سے وہ امرناتھ گپھا کے امور کے انتظام کے لئے ذمہ دار ہیں۔ اور اگر پوتر گپھا میں کوئی غلطی ہوتی ہے تو بورڈ ہی اسکے لئے ذمہ دار ہے۔ مصنوعی اور غیر قدرتی شولنگ کے بارے تشویش ظاہر کرتے ہوئے مہنت نے کہا کہ سارے ہندو فرقہ کو میڈیا کی ان خبروں سے صدمہ پہنچا ہے کہ اس سال شولنگ بناوٹی طور پر بنایا گیا۔ ایسا کر کے ہزاروں لاکھوں لوگوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر تحقیقات میں یہ پایا جائے کہ ہر سال ایسے ہی شولنگ بنایا جاتا رہا ہے تو یہ دھرم کی خلاف ورزی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میری یہ مضبوط رائے ہے کہ پوتر گپھا ایک قدرتی گپھا ہے اور وہاں لنگ کا بننا قدرتی عمل ہے۔ اور ہاتھوں کے ساتھ شولنگ نہیں بنایا جانا چاہئے۔ حالیہ فوٹوگرافس کو دیکھ کر مہنت نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ شولنگ غیر قدرتی ہے۔ مہنت نے جو کہ امرناتھ شرائن بورڈ کے سات ممبروں میں سے ایک ہیں ہندوؤں اور مسافروں کے جذبات کے پیش نظر مرکز سے اس معاملہ میں مداخلت کی مانگ کی ہے۔ ایک تاریخ ساز کوہ پیمائی شخصیت کیپٹن ایم. ایس. کوہلی جنہوں نے آج سے 51 سال قبل تن تنہا شری امرناتھ گپھا کی چڑھائی کی تھی نے کہا ہے کہ قدرتی برفباری سے شولنگم کا بننا ایک قدرتی نشانی ہے اور اسے انسانی ہاتھوں سے نہیں بنایا جانا چاہئے۔ انہوں نے شری امرناتھ شرائن بورڈ کی طرف سے برف سے شولنگ تیار کئے جانے کی حرکت کو اور بے حرمتی اور بے ادبی کا واقعہ قرار دیا ہے۔ جناب کوہلی 1965ء میں بھارت کی خاتم ایوریسٹ مہم کی قیادت کرنے والے فوجی افسر ہیں نے کہا ہے کہ شرائن بورڈ کی یہ حرکت لاکھوں شردھالوؤں کے جذبات سے کھیلنے والی حرکت ہے جو انتہائی عقیدت سے ہر سال شری امرناتھ کی پوتر گپھا کی زیارت کے لئے آتے ہیں۔

شاہ نیپال سخت مایوسی اور پریشانی کا شکار

واحد ہندو ریاست کہے جانے والے ملک نیپال سے بادشاہت رخصت ہوگئی اور اب اس کی جگہ جمہوریت نے لے لی ہے۔ بھارت میں ہندوؤں کا ایک طبقہ نیپال میں بادشاحت کی حمایت کر رہا تھا اس بنا پر کہ دنیا کے نقشے پر یہ واحد ایسا ملک ہوگا جسے خالص ہندو ملک کہا جاسکے گا۔ اپنے شاہی حقوق اور سہولیات سے محروم ہونے کے بعد راجہ کے عہدہ سے بھی ہٹانے کے امکانات کے درمیان شاہ نیپال گیانیندر۔ سخت پریشانی کا شکار ہوتے جارہے ہیں۔ شاہ نیپال اب صرف اپنے شاہی محل تک ہی محدود رہ گئے ہیں۔ اپریل کے بعد سے وہ عوامی تقریبات میں کم سے کم شرکت کر رہے ہیں۔ گزشتہ سال فوج کی مدد سے پوری حکومت کا انتظام اپنے ہاتھوں میں لینے والے شاہ نریش کو ایک بڑے اندولن کے بعد اقتدار چھوڑنا پڑا تھا۔ نیپال کے ہفتہ وار گھٹانا اور بچار میں دی گئی خبر کے مطابق تنہائی اور پریشانی کے لئے شاہ نیپال کا علاج کیا جارہا ہے۔ 15 ماہ کے اپنے ڈائریکٹ رول کے دوران شاہ گیانیندر باقاعدہ طور پر کٹھمنڈو میں واقع نارائن ہتی ہیلن میں اپنے وزیروں کے ساتھ میٹنگ کیا کرتے تھے۔ ان دنوں وہ باہری ضلعوں میں جاکر لوگوں سے ملاقات کر کے بھاشن دیا کرتے تھے۔ لیکن اب وہ اکیلے رہنا پسند کرتے ہیں، کبھی کبھی وہ بڑبڑاتے ہوئے بھی دیکھے جاتے ہیں کہ میں نے کیا غلط کیا، میں لوگوں کی بھلائی کر رہا تھا لیکن یہ سب کیا ہوگیا۔ نریش گیانیندر کے دور اقتدار میں سرکار کے خرچوں کی جانچ پڑتال شروع ہوگئی ہے۔ اس سلسلے میں اکاؤنٹنٹ جنرل نے انکشاف کیا ہے کہ قرضہ بڑھکر 324 ارب روپے ہوگیا ہے۔ بدیشی قرضہ بڑھنے کا مطلب ہے کہ ہر نیپالی کے سر پر 13 ہزار روپے کا بدیشی قرض ہے۔ پارلمانی کمیٹی نے اکتوبر 2002ء سے سرکاری خزانے کے غلط استعمال پر تفصیلی رپورٹ دینے کے لئے سبھی وزرا کو کہا ہے۔ 2002ء کے اکتوبر میں ہی نیپال نریش گیانیندر نے پردھان منتری شیر بہادر دیوپا کو برخاست کر کے اپنے ہاتھ میں کھیلنے والے پردھان منتری کے ذریعے حکومت کرنے کی شروعات کی تھی۔ کمیٹی نے منتریوں سے نیپال نریش کے اقتدار کے دوران اپنائے گئے خفیہ بجٹ کے معاملے میں بھی جانکاری مہیا کرانے کے لئے کہا ہے۔ نیپال کے اکاؤنٹنٹ جنرل گہینڈر ناتھ ادھیکاری۔ نے سرکار کی طرف سے برتی گئی سخت بدعنوانیوں کا خلاصہ کیا ہے۔ 5 منتریوں پر 28 ارب ڈالر سے زیادہ بقایا رقم ہے۔ اس مالی سال میں ہی صرف 7 عرب روپے کی بدعنوانیوں کی بات سامنے آئی ہے۔ کہا جارہا ہے کہ مہاراجہ نیپال نے ایک بھارتیہ جوائنٹ پلانٹ کو شاہی پریوار کے ایک رشتے دار کو سہولیت پہنچانے کے مدنظر دبایا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ مہاراجہ نیپال نے اپنی طاقت کا غلط استعمال کرتے ہوئے مبینہ طور پر ایسا کیا تھا۔ ملے ثبوتوں کی بنا پر بتایا جارہا ہے کہ یونائیٹڈ ٹیلی کام لمٹیڈ (یو.ٹی.ایل) نے سال 2003ء میں نیپال میں پہلی بار پرائیویٹ طور پر ٹیلی فون سروس مہیا کرائی تھی۔ یہ کمپنی بھارت کے جوائنٹ پلانٹ سے چلائی جارہی تھی۔ اس کمپنی کو مبینہ طور پر فروری 2004ء کے بعد سے ہی کنارے لگایا جانا شروع ہوگیا تھا۔ دراصل مہاراجہ نیپال کے ایک رشتے دار راج بہادر سنگھ کو سہولت دینے کے خیال سے ایسا کیا گیا تھا۔

سیالکوٹ میں احمدی لوگوں کی جائیدادوں پر حملے آتش زنی و لوٹ مار

یو.این.آئی کی ایک خبر کے مطابق گذشتہ دنوں پاکستان میں مبینہ طور پر قرآن پاک کے اوراق جالائے جانے کے الزام پر احمدی جماعت سے تعلق رکھنے والے افراد کی املاک پر حملہ کیا گیا اور توڑ پھوڑ کی گئی۔

سیالکوٹ کے اس واقعہ میں پولیس نے جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے تین افراد کو گرفتار کرلیا ہے۔ ضلعی پولیس افسر ڈاکٹر طارق کھوکھر نے بتایا ہے کہ احمدی جماعت کے کارکنوں کے خلاف توہین مذہبی عقائد کے قانون کے تحت مقدمہ درج کیا جارہا ہے تاہم اس مقدمہ میں توڑ پھوڑ اور مظاہرے کا بھی ذکر کیا جائے گا۔ ڈسکہ کے اس گاؤں میں احمدیہ جماعت سے تعلق رکھنے والے چند درجن ہی افراد رہتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان سلیم الدین کے حوالے سے بی.بی.سی نے خبر دی ہے کہ ایک آدمی نے مقامی میلے میں جاکر بلا تحقیق قرآن پاک کو شہید کئے جانے کا اعلان کردیا تھا جس پر ہجوم نے ان کے کارکنوں کے گھروں اور دکانوں پر حملہ کردیا۔ جماعت احمدیہ کے ترجمان کے مطابق دو دکانوں اور ایک سے زائد مکان کو نذر آتش کیا گیا اور لوٹ مار بھی کی گئی۔ پولیس نے ایک گھر کے گیراج اور ایک دکان کے نذ آتش کئے جانے کی تصدیق کی ہے۔

مقامی لوگوں کے مطابق احمدی جماعت کے کارکنوں کے ڈیروں پر بھی توڑ پھوڑ کی گئی ہے ان کے ٹریکٹر ٹرالیاں تیل کے ڈرم اور مرغی فارم بھی تباہ کردیئے گئے ہیں۔ مظاہرے کی اطلاع ملتے ہی پولیس کی بھاری نفری موقع پر پہنچ گئی۔ پولیس نے احمدی جماعت کے تمام کارکنوں اور ان کے اہل خانہ خواتین اور بچوں کو ان کی حفاظت کے پیش نظر گاؤں سے نکال کر کسی دوسرے مقام پر منتقل کردیا۔ ضلعی پولیس افسر نے بتایا کہ احمدیوں کا موقف ہے کہ وہ قرآن پاک کے بوسیدہ اوراق کو محض تلف کرنا چاہتے تھے اور ملزموں کے بقول ان کا مقصد توہین کرنا تھا۔ جماعت احمدیہ کے بقول وہ چند پرانے اخبارات اور رسائل تلف کر رہے تھے۔ واضح رہے کہ چند روز پہلے بھی پنجاب کے شہر حاصل پور میں اس سے ملتے جلتے واقعے میں مشتعل افراد نے ایک مذہبی تنظیم سے تعلق رکھنے والے دو افراد کو تشدد کر کے ہلاک کردیا تھا۔ ان پر بھی الزام تھا کہ انہوں نے قرآن پاک کو آگ لگائی تھی۔

عدالت کے احاطے میں توہین رسول کے مرتکب ایک پاکستانی مسلمان کو چاقوؤں سے گود کر مار ڈالا گیا

عدالت کے احاطے میں توہین رسول کرنے والے ایک پاکستانی مسلمان کو چاقوؤں سے گود کر مار ڈالا گیا۔ اہانت رسول کا مرتکب عبدالستار گوپانگ کو دو حملہ آوروں نے اس وقت موت کے گھاٹ اتار دیا جب وہ اسلام آباد سے 480 کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع مظفر گڑھ میں عدالت سے باہر آرہا تھا۔ پولیس نے حملہ آوروں کو مذہبی جنونی قرار دیا ہے۔ حملہ آوروں میں ایک طالب علم اور دوسرا ایک تاجر ہے انہیں قتل کے الزام میں گرفتار کرلیا گیا ہے۔ ایک نے کہا کہ ان لوگوں کو اپنے اس قدم سے کوئی شرمندگی نہیں ہے۔ اس نے مزید بتایا کہ انہوں نے گوپانگ کو موقع ملتے ہی موت کے گھاٹ اتارنے کا فیصلہ کرلیا تھا اور انہیں جیسے ہی موقع ملا اپنا کام کردیا۔

گوپانگ کو گزشتہ مارچ میں ایک شخص کے ساتھ لڑائی جھگڑے کے دوران توہین رسالت کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔ واضح ہو کہ پاکستان میں توہین رسالت قانونی طور پر جرم ہے اور اس کی سزا موت ہے۔ یہاں تذلیل اسلام اور توہین رسالت کے معاملات عام ہیں لیکن اب تک کسی بھی معاملے میں موت کی سزا نہیں دی گئی ہے کیونکہ عدالت میں ثبوتوں کے فقدان کی وجہ سے ملزمان ہمیشہ بری ہوتے رہے ہیں۔ گزشتہ دنوں صوبہ پنجاب کے ایک گاؤں میں ایک بھیڑ نے متحارب گروپ کے ایک عالم پر قرآن پاک کے اوراق نذر آتش کرنے کے الزام میں حملہ کردیا تھا۔ ایک ٹیچر جس نے اس مذہبی رہنما کو بچانے کی کوشش کی تو بھیڑ نے اس پر بھی حملہ کردیا تھا۔ پاکستان کے انسانی حقوق کمیشن کا کہنا ہے کہ ذاتی اور مذہبی تنازعات کو نمٹانے کے لئے یہاں لوگ کس طرح اس قانون کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ (ہندسماچار 06-6-19)

پاکستان میں خواتین کی کوئی نہیں سنتا

پاکستان میں ایک بار پھر ایک خاتون کو خاندان کی ناموس کی خاطر اپنے ناک اور ہونٹ گنوانے پڑے۔ ڈیرہ غازی خان کی رہنے والی عائشہ بلوچ کے ناک اور ہونٹ اس لئے کاٹ دیئے گئے کیونکہ اس کے شوہر کو شک تھا کہ شادی سے پہلے عائشہ کا کسی اور مرد سے تعلق تھا۔ حال ہی میں ہوا یہ واقعہ کوئی پہلا واقعہ نہیں ہے اس سے پہلے بھی پاکستان میں خواتین کے ساتھ ناک، کان یا دوسرے اعضاء کاٹے جانے کے واقعات ہوچکے ہیں۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ کے مطابق پاکستان میں ہر سال ایک ہزار سے زائد خواتین اپنے شوہر یا کسی رشتہ دار کے ظلم کا شکار ہوتی ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر معاملوں میں خواتین کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔ رپورٹ کے مطابق پاکستان میں خواتین اور لڑکیوں کو گھر سماج اور یہاں تک کہ سرکاری محکموں میں بھی نازیبا سلوک کا سامنا کرنا پڑتا

ہے۔خواتین پر مظالم کرنے والوں کے خلاف قانونی کاروائی تقریباً نہیں کے برابر ہوتی ہے ناموس کی خاطر سینکڑوں خواتین کو مار دیا جاتا ہے حکومت نے ایسے قتل کو روکنے کے لئے کوئی کاروائی نہیں کی ہے، قتل سے متعلق قصاص اور دیت کے قوانین جوں کے توں برقرار ہیں۔اس قانون کے مطابق قتل کے خلاف کاروائی تب کی جاتی ہے جب مقتول کے گھر والے اس کاروائی کی خواہش ظاہر کرتے ہیں۔ ناموس سے متعلق خواتین میں یہ ممکن نہیں ہو پاتا۔خواتین کی رپورٹ پر پولیس مناسب کاروائی نہیں کرتی۔

پاکستان میں خواتین کی صورت حال قابل رحم ہوگئی ہے۔ زیادہ تر معاملے تو عدالت تک پہنچتے ہی نہیں اور جو معاملے وہاں پہنچتے بھی ہیں ان میں خواتین پر ہی الزام مڑھ دیئے جاتے ہیں، عدالتی نظام اتنا بیکار ہے کہ خواتین کی کوئی سنتا ہی نہیں۔ خاص کر قبائلی اور پچھڑے علاقوں میں حالات اور بھی سنگین ہیں، جہاں بنیاد پرستی کا بول بالا ہے۔ ❁

ممبئی میں مذہب دیکھ کر فلیٹ فروخت کئے جاتے ہیں!

ممبئی شہر کے بعض بلڈر نفع ونقصان کی پروا کئے بغیر دھرم اور مذہب کی میزان پر تجارت کے اصول مرتب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں چنانچہ اکثر ہاؤسنگ کالونیوں میں جنہیں وسیع المشرب (کاسموپولیٹن) علاقوں میں واقع ہونے کا شرف حاصل ہے، مسلمانوں کو فلیٹ نہیں دیئے جاتے۔

۱۹۹۱ء اور ۹۳ء کے فسادات کے بعد مسلمان بھی وہیں مکان لینے کی کوشش کرتا ہے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔اسی طرح غیر مسلم بھی ہندو اکثریت والے علاقوں میں رہنا چاہتا ہے۔ممبئی اور اطراف کے کئی بڑے بلڈروں کے تعلق سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنی بلڈنگ میں کسی بھی مسلمان کو بسانا نہیں چاہتے۔ مسلم خریداروں سے صاف صاف کہہ دیا جاتا ہے کہ ہم نے اپنی بلڈنگ میں کسی مسلمان کو کوئی فلیٹ نہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلم علاقوں سے متصل ہندو بلڈروں نے جو عمارتیں تیار کی ہیں اُن میں ہندو بھی فلیٹ بک کرانے نہیں آتے۔ اس میں بلڈر کا کھلم کھلا نقصان ہے اس کے باوجود وہ مسلمانوں کو اپنی بلڈنگوں میں فلیٹ دینے پر راضی نہیں۔ ❁

طوفان بادوباراں میں کھلے آسمان تلے
موبائل فون کا استعمال انتہائی خطرناک — ماہرین کی وارننگ

ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ طوفان بادوباراں میں کھلے آسمان تلے موبائل فون کا استعمال انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ برطانیہ کے ایک طبی جریدے میں ایک لڑکی کی کہانی شائع کی گئی ہے جو بارش کے دوران گھر سے باہر موبائل فون پر بات کر رہی تھی جب اس پر بجلی گر پڑی اور موبائل فون میں موجود دھات کے ذریعے بجلی لڑکی کے بدن میں منتقل ہوگئی جس سے وہ بری طرح زخمی ہوگئی۔ یہ واقعہ لندن کے ایک پارک میں پیش آیا بجلی گرنے کی نتیجے میں جس کان پر اس نے موبائل فون لگا رکھا تھا اس کا پردہ پھٹ گیا اور وہ سننے کی صلاحیت سے محروم ہوگئی۔ ماہرین موسمیات کے مطابق دنیا بھر میں ہر وقت 1800 کے قریب طوفان بادوباراں یا گرج چمک کے ساتھ بارشیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس کے علاوہ ہر سیکنڈ میں اوسط سو جگہوں پر بجلی گرتی ہے۔ بجلی کا کڑکنا یا بجلی کی لہر 14000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتے ہوئے زمین پر پہنچتی ہے جس میں تین لاکھ واٹ کی بجلی ہوتی ہے اور یہ سب ایک سیکنڈ کے ہزاروں حصہ میں ہو جاتا ہے۔ اس سے قرب وجوار کی فضا میں درجہ حرارت 30000 سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے جو کہ سورج کے درجہ حرارت سے پانچ گنا زیادہ ہے۔ نارتھ وک پارک ہسپتال لندن میں جن ڈاکٹروں نے اس لڑکی کا علاج کیا تھا وہ اس سے قبل تین اور لوگوں کا علاج کر چکے ہیں جو موبائل فون سنتے وقت بجلی گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے۔ تاہم ان تینوں میں سے کوئی بھی جانبر نہ ہو سکا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ گو بجلی گرنے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ صحت عامہ کا مسئلہ ہے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ عام حالت میں بجلی انسانی جسم کے اندر سرایت نہیں کرتی لیکن اگر آپ موبائل فون پر بات کر رہے ہیں تو پھر یہ آپکے جسم کے اندر سرایت کر جاتی ہے۔ جس میں کہیں زیادہ نقصان ہو سکتا ہے۔ ❁

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

موسم برسات میں احتیاطی تدابیر

ہر سال بارش کا موسم شروع ہوتے ہی لوگ خوشیاں مناتے ہیں اور سکون کا سانس لیتے ہیں کہ چلو، موسم گرما سے نجات ملی، اب نہ لو لگنے کا خدشہ ہوگا اور نہ ہی حبس اور گرمی سے بے ہوش ہونے یا چکر آنے کا ڈر۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ موسم باراں، شدید ترین گرمی سے نجات دلاتا ہے بلکہ یہ بارش ہی ہے جس کی وجہ سے ہم پانی کے ذخیروں میں اضافہ بھی کرتے ہیں۔ لیکن جس طرح کسی بھی چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں، اسی طرح بارش کا بھی یہی معاملہ ہے۔ بارش سے جہاں ایک طرف ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے وہیں یہ موسم اپنے ساتھ کئی بیماریوں کو بھی لاتا ہے جو پانی میں پیدا ہونے والے جراثیم کے ذریعے پھیلتی ہیں جس کی وجہ سے یہ موسم بعض اوقات انتہائی ناگوار لگنے لگتا ہے۔ موسم باراں کا لطف اٹھانے اور اس کے مضرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ چند ان عام بیماریوں کے بارے میں جانکاری حاصل کر لی جائے جو اس موسم میں اکثر پھیلتی ہیں۔ بارش کے موسم میں اکثر درج ذیل بیماریاں لاحق ہونے کا خدشہ ہوتا ہے:

☆ ہیپاٹائٹس اے، ہیپاٹائٹس ای۔ ☆ بچوں میں فالج (پولیو)۔ ☆ ٹائفائیڈ۔ ☆ معدے کی بیماریاں۔ ☆ ہیضہ۔

مذکورہ بیماریاں بیکٹیریا، وائرس اور دوسرے مائیکرو خوردبینی جرثوموں کے ذریعے پھیلتی ہیں۔ یہ جراثیم آلودہ پانی کے ذریعے ایک شخص سے دوسرے تک پہنچتے ہیں اور بیماری پھیلاتے ہیں۔

علامات: عام طور سے مریض درج ذیل علامات یا ان میں سے ایک یا دو کی نشاندہی کرتے ہیں:

☆ دست۔ ☆ قے۔ ☆ پیٹ میں مروڑ/درد۔ ☆ پیلیا (جانڈس)۔ ☆ ڈی ہائیڈریشن۔ ☆ ٹھنڈی (کپکپی) کے ساتھ بخار آنا۔

احتیاط: ذیل میں چند احتیاطی تدابیر پیش کی جارہی ہیں جنہیں اختیار کر کے آپ موسمی بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں:

☆ - پینے کے لئے صاف اور محفوظ پانی کا استعمال کریں۔ بارش کے دنوں میں عام طور سے بورنگ، ہینڈ پمپ، تالاب یا کھلے ہوئے کنوئیں کا پانی محفوظ نہیں رہتا۔

☆ - کھانا کھانے سے پہلے، بعد میں اور ٹوائلیٹ جانے کے بعد ہاتھ صابن سے ضرور دھوئیں۔

☆ - راستوں اور فٹ پاتھ پر فروخت ہونے والی اشیاء بالخصوص کٹے ہوئے فروٹ وغیرہ کھانے سے بچیں۔

☆ - سبزیاں اور پھلوں کو استعمال کرنے سے پہلے صاف پانی سے خوب اچھی طرح دھولیں۔

پانی کو محفوظ کس طرح بنائیں: موسم باراں میں محفوظ پانی پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ پانی کو درج ذیل طریقوں کے ذریعے آپ محفوظ کر سکتے ہیں:

☆ - ابال کر: پینے کے پانی کو ۲۰ منٹ تک ابالئے، اس سے پانی میں موجود جراثیم ختم ہو جاتے ہیں۔

☆ - فلٹریشن: پانی کو محفوظ کرنے کے لئے تکنیکی آلات بھی دستیاب ہیں جیسے ایکوا گارڈ اور سیرامک فلٹرس وغیرہ ان کا استعمال کیجئے۔

☆ - اگر یہ نہیں کر سکتے تو ۲۰ لیٹر پانی میں کلورین کی گولی ڈال دیں اور اسے ۳۰ منٹ تک رہنے دیں، اس کے بعد استعمال کریں۔

کھانے کے بارے میں احتیاط: ☆ - بغیر پکی ہوئی کھانے کی اشیاء مثلاً کٹے ہوئے پھل، سلاد، دہی یا کوئی ایسی چیز جن میں پانی کا استعمال ہو مثلاً باہر کی لسی، دہی، یا رائتہ وغیرہ کھانے میں احتیاط برتیں۔

☆ - بارش کے دنوں میں باہر کے چاٹ، پانی پوری وغیرہ کھانے سے بچیں۔

☆ - پکی ہوئی اور گرم غذا مثلاً دال اور سبزی وغیرہ کھانا زیادہ بہتر ہے۔

اگر دست ہوں تو کیا کریں؟: ☆ - سادہ اور مائع اشیاء مثلاً ناریل پانی، جوس، دال کا پانی یا لیمو شربت وغیرہ استعمال کریں۔

☆ - الیکٹرول یا اس طرح کے شربت جن میں شکر ہو، استعمال کریں۔

☆ - زیادہ تکلیف ہو تو ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

موسم باراں کی مذکورہ چند بیماریوں کے علاوہ دو اور بیماریاں ہیں جو کہ بہت عام ہوتی ہیں۔ وہ ہیں: ڈینگو اور ملیریا۔ یہ دونوں بیماریاں مچھروں کے ذریعے پھیلتی ہیں۔ چونکہ بارش کے موسم میں جگہ جگہ پانی جمع ہوتا ہے اس لئے مچھروں کی افزائش خوب ہوتی ہے جس سے بیماری بھی زیادہ پھیلتی ہے۔

ڈینگو اور ملیریا سے بچنے کے لئے کیا احتیاط کریں: ☆ - اپنے گھر کے اطراف میں پانی جمع نہ ہونے دیں۔

☆ - چھتوں پر رکھے جانے والے ٹینک کو مکمل طور پر ڈھانک کر رکھیں۔

☆ - اگر آپ واٹر کولر کا استعمال کرتے ہیں تو اس کا پانی ہر ۳، ۴ روز بعد تبدیل کریں۔ تازہ پانی بھرنے سے قبل ٹینک کو اچھی طرح دھوئیں۔

☆ - مچھر کو مارنے والی ادویہ کا چھڑکاؤ کروائیں۔

☆ - مچھروں کی گھر میں آمد روکنے کے لئے دروازے اور کھڑکیوں میں بارک جالیاں لگوائیں۔

☆ - مچھر کاٹنے سے بچنے والی کریم یا بتیاں، جو بھی آپ کے لئے مناسب ہوں، استعمال کریں۔

☆ - ایسے کپڑوں کا استعمال کریں جن سے جسم ڈھکا رہے مثلاً پوری آستین کے کرتے وغیرہ۔

☆ - اگر آپ کو کپکپی کے ساتھ بخار آرہا ہو تو فوراً سے پیشتر ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

(بشکریہ روزنامہ انقلاب ممبئی)

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت 15984:: میں سید راشد مجید ولد محترم سید مجید عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت (انصار اللہ) عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 05-7-7 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والد صاحب حیات ہیں۔ الحمدللہ۔ ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2975 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ۱۔۷۔۰۵ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد — العبد سید راشد مجید — گواہ ارشد علی صدیقی

وصیت 15985:: میں ممتاز راشد زوجہ محترم سید راشد مجید صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 05-7-7 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر -/11000 بذمہ خاوند۔ ایک عدد طلائی سیٹ 35.950g ۲۲ کیرٹ۔ دوعدد انگوٹھی 7 گرام۔ ایک جوڑی بالیاں 5g۔ کل وزن 47.950g قیمت اندازاً -/28290۔ نقرئی سیٹ ایک عدد 50g قیمت اندازاً -/550۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت ۱۔۷۔۰۵ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید راشد مجید — الامۃ ممتاز راشد — گواہ محمد انور احمد

وصیت 15986:: میں محمد شجاؤالدین خان ولد مکرم بہادر خان صاحب درویش قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۹۔۶۔۰۵ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3964 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شاہد احمد قاضی — العبد محمد شجاؤالدین — گواہ دلاور خان

وصیت 15987:: میں صائمہ شجاء زوجہ مکرم محمد شجاءالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ ۲۹۔۶۔۰۵ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں منقولہ جائداد میں زیور طلائی دوسیٹ ہار کانٹے، چار انگوٹھیاں، ایک جوڑی بالی دو پینڈل سیٹ کل وزن 105.450g ۲۲ کیرٹ قیمت -/62675۔ زیور نقرئی، دوہار، چار کانٹے، ایک انگوٹھی، ایک جوڑی پازیب ایک جوڑی ہتھ پھول وزن 195g قیمت -/2000 حق مہر بذمہ خاوند -/25000 میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد شجاؤالدین — الامۃ صائمہ شجاء — گواہ شاہد احمد قاضی

وصیت 15988:: میں پرویز احمد طاہر ولد مکرم خزان چند صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال تاریخ بیعت 1979 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰۔۷۔۰۵ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ خاکسار کے بنک S.B.I میں ایک لاکھ پچاس ہزار روپے جمع ہیں اسکے علاوہ خاکسار صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہے اور تنخواہ -/3718 ہے دفتری اوقات کے بعد میڈیکل پریکٹس سے -/800 آمد ہوتی ہے میرا گزارہ آمد کل ماہانہ 4518 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ وحیدالدین شمس — العبد پرویز احمد طاہر — گواہ محمد اکبر

وصیت 15989:: میں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم قریشی انعام الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۷ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۰۔۷۔۰۵ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر -/6000 خاوند سے وصول کرلیا ہے جو کہ دوکان کے سرمایہ میں لگایا ہے۔ زیور طلائی ۲۲ کیرٹ ایک ہار 17.550g -/10267 کانٹے 13.210g -/7728 انگوٹھی 7.900g -/4621 انگوٹھی 3.900g -/2282 چین ایک عدد 25.430g -/14876 زیور نقرئی ایک سیٹ 45.000g -/473 میزان -/40247 جولائی ۰۵ء سے دوکان سے ماہانہ آمد -/500 میرا گزارہ آمد از دوکان و جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت جولائی ۰۵ء سے نافذ کی جائے۔

گواہ قریشی انعام الحق — الامۃ شاہدہ بیگم — گواہ جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت 15990:: میں مریم صدیقہ زوجہ مکرم محمد نور عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن جے گاؤں ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۱۔۳۔۰۵ء وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی چوڑیاں دوعدد وزن آدھا تولہ، کان کا جھمکا وزن چھ آنہ، زیور نقرئی کل ساڑھے آٹھ تولہ غیر منقولہ جائداد ایک عدد پلاٹ ۵۹۴ فٹ مربع اندازاً قیمت -/30000 جو کہ خاکسارہ اور خاوند کے درمیان مشترکہ ہے میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید فہیم احمد — الامۃ مریم صدیقہ — گواہ عبدالحمید کریم

وصیت 15991:: میں محمد نور عالم ولد مکرم محمد سلیم میاں صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 22 سال تاریخ بیعت 1995ء ساکن ٹریوینی ٹول ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع جلپائی صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک زمین کا پلاٹ 594 مربع فٹ خاکسار اور اہلیہ کے نام مشترکہ ہے جسکی قیمت اندازاً -/30000 ہے اسکے علاوہ اور کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2650 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید فہیم احمد مبلغ سلسلہ — العبد محمد نور عالم — گواہ عبدالحمید کریم

بقیہ اداریہ صفحہ 2سے مسلسل

وعدہ کو پورا کرے جو اس سے پہلے شائع کیا گیا اور خدا سے زیادہ راست گو اور کون ہے پس فکر کر اگر تُو پرہیزگار انسان ہے۔

وواللّٰہ انها اٰية عظمٰى لاناس يبصرون. فاسئلوا الذين رؤها ويرونها ان كنتم لا تعلمون. ولا تتبعوا شياطينكم وتوبوا الى اللّٰه ايها المكذبون. الا تتنبهون. وقد صبت المصائب عليكم وعلىٰ ملوككم ايها المعتدون. وظهر الادبار. ومابقى لهم العيش النضير ولاالنضار. وترى اكثرهم بادى المتربة كماء يغوراوكرجل يغار. ثم صالت عليهم طوائف القسوس فى اليوم المنحوس فدخل كثير من الناس فى الملة النصرانية. وصاروا اعداء اللّٰه واعداء رسوله خيرالبرية. فارونى اي ملك من ملوككم صنع فلكا عند هذه الطوفان. بل اُغرقوامع المغرقين وقلّم اظفارهم مقراض الزمان. ورهق وجوههم القتر. وانتزف ماء هم الدهر. وفارقهم الاقبال. واحتالوا فما نفعهم الاحتيال. وظهرت فتن ماكانوا ان يُصلحوها بالشورىٰ والمنتدىٰ. ولا بتجميرالبعوث على ثغورالعدا. وربما تقلدوا اسلحة. وبعثوا جنودا مجنَّدة. فماكان مالهم الاالخزي والهزيمة. والهوان والذلة العظيمة. ومانفع وجودهم الشريعة الغراء. بل تدثر الاسلام ظالعاذ اعدواء. فى ارض متعادية موات مرداء بما كان الملوك فى سجن الاهواء كالمحبوس. وعبدة نارالشهوات كالمجوس. ومن كان راتعافى الاجمة الشيطانية. ماله وللرياض الرحمانية فارى الدين فى زمنهم كمثل جسم ثارت به من الداخل حصبة ودماميل و انواع البثرات. وجرحه من الخارج كثيز من المدى والقناوالمرهفات. واُجبِنَى زرعه المخصب. واحرق عذيقه المرجّب. وكان فى زمان كحديقة ترتع النواظرفى نواضرها. ويصقل الخواطر بشيم مواطرها. واما اليوم فهو كشجرة اتخذت الخفافيش اوكارهافى اظلالها. وكعين مابقيت قطرة من زلالها. واشمعلت للرحل كل شوكة وبركة كانت فى هذا الدين. ومابقى الاقصص من الاٰيات وقشرة من الكتاب المبين. وتراه كدارٍ مات صاحبها. وقامت نوادبها. وهدم جدرانها. وزُلزل بُنيانها.

اور بخدا یہ بڑا نشان ہے سو جاکھوں کے لئے۔ سو تم ان کو پوچھو جنہوں نے یہ نشان دیکھا ہے اور دیکھ رہے ہیں اگر تمہیں علم نہیں۔ اور تم اپنے شیطانوں کی پیروی مت کرو اے وے لوگو جو تکذیب کر رہے ہو۔ خدا کی طرف رجوع کرو۔ کیا تم متنبہ نہیں ہوتے اور تم پر اور تمہارے بادشاہوں اور امیروں پر مصیبتیں ٹوٹ پڑیں اور ادبار آ گیا اور پُر لطف زندگی اور زر نہیں رہا۔ اور بہتیرے سخت مفلس ہو گئے ہیں اُس پانی کی طرح جو خشک ہو جاتا یا اُس آدمی کی طرح جس پر ڈاکہ پڑتا ہے اس کے علاوہ پادریوں کے گروہ نے منحوس دن میں اُن پر حملہ کیا اور بہت سے لوگ عیسائی ہو گئے۔ اور خدا اور رسول کریم کے دشمن ہو گئے۔ سو اب مجھے بتاؤ کہ تمہارے بادشاہوں سے کس بادشاہ نے اس طوفان کے وقت کشتی بنائی۔ بلکہ وہ خود بھی ڈوبنے والوں کے ساتھ ڈوب گئے اور زمانہ کی قینچی نے اُن کے ناخن قلم کر ڈالے اور اُن کے منہ کو گرد و غبار نے ڈھانک لیا۔ اور زمانہ نے اُن کا پانی خشک کر دیا۔ اور اقبال اُن سے الگ ہو گیا۔ اور انہوں نے حیلے تو کئے پر اُن سے کچھ نفع نہ پایا۔ اور ایسے فتنے آشکار ہوئے کہ وہ اپنی کمیٹیوں اور پارلیمنٹوں کے ذریعہ اور دشمنوں کی سرحدوں پر فوجوں کی چھاؤنی ڈال دینے کے وسیلہ اُن کی اصلاح نہ کر سکے۔ بسا اوقات انہوں نے ہتھیار سجائے اور بڑے بڑے لشکر بھیجے مگر نتیجہ سوائے شکست اور بڑی ذلت کے کچھ نہ ہوا۔ اُن کے وجود سے شریعت روشن حقہ کو کچھ بھی نفع نہ پہنچا۔ بلکہ اسلام لنگڑے مریل متعدی مرض والے اونٹ پر سوار ہو کر ایسی زمین میں چلا جس میں نہ سبزہ ہے اور نہ پانی ہے اور سخت ناہموار ہے اس لئے کہ بادشاہ خواہشوں کے جیل میں بند ہیں اور مجوسیوں کی طرح خواہشوں کی آگ کے پرستار ہیں۔ اور جو شخص شیطانی بیشوں میں چرتا چگتا ہو اُسے رحمانی باغوں سے کیا سروکار۔ میرے نزدیک اُن کے وقت میں دین کی مثال اُس جسم کی طرح ہے جس پر اندر سے تو چیچک اور پھوڑے اور پھنسیاں نکلے ہوں اور باہر سے چھریوں اور نیزوں اور تلواروں نے اُسے زخمی کیا ہو۔ اور اُس کے سرسبز کھیتوں میں ردّی نکمی چیزیں اُگتی ہوں۔ اور اُس کے اعلیٰ درجہ کے کھجور کے درخت جلا دیئے گئے ہوں۔ اور کبھی وہ ایسا باغ تھا کہ آنکھیں اس کے سرسبز نونہالوں کو دیکھ دیکھ خوش ہوتیں۔ اور اُس کے ابر و باراں کو دیکھ کر دلوں کو جلا اور تازگی ملتی تھی۔ لیکن وہی آج اُس درخت کی مانند ہے جس کے سایہ میں چمگادڑوں نے گھونسلے بنائے ہیں اور اُس چشمہ کی مانند ہے جس کے خوشگوار پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں رہا۔ اور اس دین کی ہر شوکت اور برکت کوچ پر آمادہ ہو رہی ہے۔ اور نشانوں کی نسبت کتھا کہانیاں رہ گئی ہیں اور کتاب مبین سے نرا پوست اور چھلکا رہ گیا ہے۔ اور وہ اُس گھر کی مانند ہے جس کا مالک مر گیا ہے اور بین کرنے والیاں اس پر نوحے کر رہی ہیں اور اُس کی دیواریں ڈھہ گئیں اور عمارتیں کپکپائی گئیں۔

فانظروا ما ذا ترون طرق المداواة. ياطوائف الاساة. اتجدون هذه الامراء يدفعون تلك البلاء. اتتوقعون من هذه الملوك. انهم يطهرون حديقة الدين من تلك الشوك. اوتزعمون ان هذه الامراض تبرء من الدول الاسلامية وبجهدهم المعلوم. كلابل هوامرا عسر من ان تتوقعوا الرطب الجني من الزقوم. وكيف وهم فى غشية الوجوم. وكيف يرفعون راسهم وهم تحت الوف من الهموم. والحق والحق اقول ان هذه اٰفات ليس دفعها فى وسع الملوك والامراء. ايهدى الاعمى اعمى اٰخر ياذوى الدهاء. ثم ان هذه الملوك وان كانوا من المسلمين اومن المخلصين المواسين. ولكن ليست نفوسهم كنفوس الكاملين المطهرين. وما اعطى لهم نور و جذب كالمقدسين. فان النور لا ينزل قط من السماء الّا على قلب احرق بنيران الفناء. ثم اعطى من حب شغفه و غسل من غيْن الرضاء. وكحل بكحل البصيرة والصدق و الصفاء. ثم كسى من حلل الاجتباء والاصطفاء. ثم وُهب له مقام البقاء. وكيف يزيل الظلمة من هوقاعدفى الظلمات. وكيف يوقظ من هونائم على ارائك اللذات. والحق ان ملوك هذا الزمان ليست لهم مناسبة با لامور الروحانية. وقد صرف اللّٰه هممهم الى السياسات الجسمانية. ونصبهم بمصلحة من عنده لحماية قشرة الملة. وقيّد لحظهم بالامور السياسية. فمالهم لللبّ والحقيقة. وليست فرائضهم ازيد من ان يحسنوا الانتظام لحفظ ثغور الاسلام. ويتعهد وا ظواهر الملك ويعصموه من براثن الاعداء اللئام. واما بواطن الناس. وتطهيرها من الادناس. وتنجية الخلق من شرالوسواس الخناس. وحفظهم من الاٰفات بعقد الهمة والدعوات. فهذا امر ارفع من طاقة الملوك وهممهم كمالايخفى على ذوى الحصاة.

اب بتاؤ اے طبیبو تمہارے نزدیک علاج کا کیا طریق ہے۔ کیا تمہاری رائے میں یہ امراء اس بلا کو دفع کر سکتے ہیں۔ اور کیا تم اُمید کرتے ہو کہ یہ بادشاہ ان کانٹوں سے دین کے باغ کو پاک کر سکیں گے۔ یا تم خیال کرتے ہو کہ یہ بیماریاں اسلامی سلطنتوں اور اُن کی معلوم کوشش سے اچھی ہو جائیں گی۔ نہیں نہیں یہ بات اس سے بھی زیادہ دشوار ہے کہ تم تھوہر سے تازہ کھجوروں کی امید رکھو اور اُن سے کیا توقع کی جائے اور وہ تو بڑے پتھروں کے نیچے دبے ہوئے ہیں اور وہ کیونکر سر اُٹھائیں اور وہ ہزاروں غموں کے نیچے آئے ہوئے ہیں۔ مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ان آفتوں کا دفع کرنا بادشاہوں اور امیروں کا مقدور نہیں۔ کیا کبھی اندھا اندھے کو راہ بتا سکتا ہے۔ اے دانشمندو۔ علاوہ بریں اگرچہ یہ بادشاہ مسلمان یا مخلص ہمدرد بھی ہوں۔ لیکن پھر بھی اُن کے نفوس پاک کاملوں کے نفوس کی مانند نہیں ہیں۔ اور مقدسوں کی طرح انہیں نور اور جذب نہیں دیا جاتا۔ اس لئے کہ نور آسمان سے اُسی دل پر اُترتا ہے جو فنا کی آگ سے جلایا جاتا ہے۔ پھر اُسے سچی محبت دی جاتی اور رضا کے چشمہ سے اُسے غسل دیا جاتا اور بینائی اور سچائی اور صفائی کا سرمہ اُس کی آنکھوں میں لگایا جاتا ہے۔ پھر اُسے برگزیدگی کے لباس پہنائے جاتے ہیں۔ اور پھر اُسے بقا کا مقام بخشا جاتا ہے۔ اور جو آپ ہی اندھیرے میں بیٹھا ہوا ہو وہ اندھیرے کو کیونکر دُور کر سکتا ہے اور جو آپ ہی لذات کے تختوں پر سوتا ہو وہ کسی کو کیا جگا سکتا ہے۔ اور حق بات یہ ہے کہ اس زمانہ کے بادشاہوں کو روحانی امور سے کوئی مناسبت نہیں۔ خدا نے اُن کی ساری توجہ جسمانی سیاستوں کی طرف پھیر دی ہے۔ اور کسی مصلحت سے اُنہیں اسلام کے پوست کی حمایت کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ سیاسی اُمور ہی اُن کے پیشِ نظر رہتے ہیں پس اُنہیں مغز اور حقیقت سے کیا نسبت۔ اُن کا فرض اس سے زیادہ نہیں کہ اسلام کی سرحدوں کی نگہداشت کا اچھا انتظام کریں۔ اور ظاہر ملک کی خبر گیری کر کے دشمنوں کے پنجوں سے اُسے بچائیں۔ رہے لوگوں کے باطن اور اُن کا پاک کرنا میل کچیل سے۔ اور بچانا لوگوں کو شیطان سے۔ اور اُن کی نگہبانی کرنا آفتوں سے دُعاؤں کے ساتھ اور عقد ہمت کے ساتھ سو یہ معاملہ بادشاہوں کی طاقت اور ہمت سے باہر اور بالاتر ہے اور دانشمندوں پر یہ بات پوشیدہ نہیں۔

وما فوض زمام الملك الى ايدى السلاطين. الا لحفظ الصور الاسلامية من بطش الشياطين. لا لتزكية النفوس وتنوير العمين. فما كان مبلغ جهدهم الا ان تدفع اليهم الخراج بالجبرا والتراض. ويرتب الديوان الذى تحصٰى فيه مقادير الاراضى. وان تهيّأ جنود بحذة عساكرالاعداء وان ينصب فوج للسياسات الداخلية وفصل الاحكام والقضاء والامضاء. فان تطلبوا منهم خدمةاصلاح النفوس. وتهذيب الاخلاق والتنجية من اوهام القسوس. فذالك امرا رفع من هممهم ودهاء هم. ومنارا سنى من بناء هم. بل هم قوم مشتغلون بالاصلاح المادى والسياسى. فما لهم وللاصلاح العلمى والعملى. فحاصل الكلام ان الملوك والامراء لا يقدرون على ان يزيلوا الاهواء. وكيف يهدون غيرهم وهم يمشون كناقة عشواء. وكيف يُتوقّع من قلب زايغ ان يقوم نفساذات عدواء وان يُسعد الاشقياء. وان ياخذبيد المتخاذلين. ويقود الضعفاء. وان يفتح عيون العمين. وان يرفع حجب المحجوبين. بل ملوك الاسلام فى هذه الايام

كالسكارى اوالاسارى. اوالقمر المنخسف بين هالة النصارىٰ.

اور بادشاہوں کو ملک کی باگ ڈور اس لئے سپرد کی جاتی ہے کہ وہ اسلامی صورتوں کو شیاطین کی دستبرد سے بچائیں۔ اِس لئے نہیں کہ وہ نفوس کو پاک صاف کریں اور آنکھوں کو نورانی بنائیں۔ اصل میں اُن کی بڑی کوشش یہی ہے کہ اُن کو طوعاً و کرہاً خراج دیا جاوے اور اُن کے ہاں ایسے دفتر مرتب ہوں جن میں زمینوں کی مقداریں ضبط رہیں۔ اور دشمنوں کی فوجوں کے مقابل فوجیں آمادہ اور آراستہ رہیں۔ اور اندرونی سیاست اور امور انتظامیہ کے لئے ایک فوج مقرر کی جائے۔ سو اگر تم اُن سے نفسوں کی اصلاح کی اور اخلاق کے آراستہ کرنے کی اور پادریوں کے اوہام سے بچانے کی خدمت چاہو۔ تو یہ کام اُن کی ہمت اور دانش سے بالاتر ہے۔ اور یہ ایسا منار ہے جو ان کی عمارت سے بہت رفیع الشان ہے۔ بلکہ وہ لوگ مادی اور سیاسی اصلاح میں مشغول ہیں انہیں علمی اور عملی اصلاح سے کیا مناسبت اور کیا تعلق۔ بادشاہوں اور امیروں کو قدرت نہیں کہ بُری خواہشوں کو دُور کر سکیں۔ اور وہ کیونکر دوسروں کو راہ دکھائیں جبکہ وہ آپ ہی اندھی اُونٹنی کی طرح چلتے ہیں۔ ٹیڑھے دل سے کیا توقع ہو سکے کہ وہ کسی بیمار جان کو سیدھا کرے گا اور بدبختوں کو نیک بخت کرے گا اور لڑکھڑانے والے کا ہاتھ پکڑے گا۔ اور کمزوروں کی رہبری کرے گا۔ اور اندھوں کی آنکھیں کھولے گا۔ اور مجوبوں کے پردے دُور کرے گا۔ بلکہ اسلام کے بادشاہ آج کل متوالوں یا قیدیوں کی طرح ہیں یا گہنائے ہوئے چاند کی طرح ہیں ہالہ میں۔

فكيف يصدر من عضدهم فعل من بارزو بارىٰ. بل هم قعدوا فى البيوت كا لعذارىٰ. ثم من معائب هذه الملوك انهم لا يشيعون العربية۔ و يشيعون التركية او الفارسية۔ وكان من الواجب ان يشاع هذه اللسان فى البلاد الاسلامية۔ فانه لسان اللّٰه ولسان رسوله ولسان الصحف المطهرة۔ ولا ننظر بنظر التعظيم الى قوم لايكرمون هذا اللسان۔ ولا يشيعونهافى بلادهم ليرجموا الشيطان۔ وهذا من اوّل اسباب اختلالهم۔ وامارات وبالهم۔ فانهم تمايلوا على دمنة۔ من حديقة مطهرة۔ ونبذوا من ايديهم حريبتهم۔ ومزقوا عيبتهم۔ واستبدلوا الذى هوادنى۔ بالذى هوارفع و اعلى۔ وشابهوا قوم موسىٰ۔

سو اُن کے بازو سے جنگی بہادروں کا کام کیونکر نکل سکے۔ بلکہ وہ تو بیٹھے ہوئے ہیں گھروں میں جیسا کہ عذاریٰ۔ اس کے علاوہ ان میں یہ عیب بھی ہے کہ وہ عربی زبان کی اشاعت نہیں کرتے۔ اور ترکی یا فارسی کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور واجب تھا کہ اسلامی شہروں میں عربی زبان پھیلائی جاتی۔ اس لئے کہ وہ زبان ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور پاک نوشتوں کی۔ اور ہم تعظیم کی نگاہ سے اُن مسلمانوں کو نہیں دیکھتے جو اِس زبان کی تعظیم نہیں کرتے اور نہ ہی اسے اپنے شہر میں پھیلاتے ہیں اس لئے کہ شیطان کو پتھراؤ کریں اور یہ بڑا سبب ہے ان کی تباہی کا اور اُن کے وبال کا نشان ہے۔ اس لئے کہ وہ ستھرے باغ کو چھوڑ کر گوبر کے دمنہ پر جھک پڑے ہیں۔ اور اپنے ہاتھوں سے اپنا مال پھینک دیا ہے۔ اور اپنا تھیلا (جس میں مال اسباب رکھا جاتا ہے) پارہ پارہ کر دیا ہے اور ادنیٰ کو اعلیٰ کے بدلہ لے لیا ہے اور یہودیوں کی مانند ہو گئے ہیں۔

ولو ارادوا الجعلوا العربية لسان القوم۔ ولوسلكوا هذا المسلك لعصموا من اللوم۔ فان العربية ام الالسنة۔ وفيها اصناف العجائب وودائع القدرة۔ فمثل رجل مسلم يترك العربية ويُفضّل عليها السنة اخرى۔ كمثل دنئى يتمشش الخنزير ويترك طعاما هواطيب واحلى۔ فلاشك ان التركيّة والفارسية تصدت لهم كطرّار نقصت دينهم وخلست مالهم۔ اوكذئب افترست عنقهم ومزقت اقبالهم۔ واضرت دنيا هم و مالهم۔ وجعلهم كالكحل سحقا۔ وكالطحن دقا۔ وما نقول الاحقا۔ فقد كذب من ذكرهم بحمدوَفَاه۔ وبنشرِ ملأبه فاه۔ وحسبهم خلفاء اللّٰه على الارض وفسّق من انكر دعواه۔ انه يرتاد جفنة الجواد۔ لاخليفة البلاد۔ ويستقرى ان يرشح له ويبسح عليه بكلمتيه۔ ويحرز العين بغض عينيه۔ فالحق ان لسبة الخلافة اليهم خلاف۔ وكذب واعتسافهذا حال السلاطين ايها الفتيان۔

اور اگر چاہتے تو عربی کو قومی زبان بناتے۔ اس لئے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے۔ اور اس میں قسم قسم کے عجائبات اور قدرت کی امانتیں ہیں۔ سو مثال اُس شخص کی جو عربی زبان کو چھوڑتا اور دوسری زبانوں کو اُس پر ترجیح دیتا ہے۔ اُس پست ہمت کی مثال ہے جو اچھے ستھرے کھانے کو چھوڑ کر خنزیر کی ہڈیوں کا گودا کھاتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ ترکی اور فارسی نے ایک کیسہ بُر کی طرح ان کے دین کو کم کر دیا اور مال اُڑا لیا ہے۔ یا بھیڑیئے کی طرح اُن کے رئیسوں کو پھاڑ کھایا اور اُن کے اقبال کو چاک کر دیا ہے اور اُن کی دنیا اور آخرت کو نقصان پہنچایا ہے اور اُنہیں کوٹ اور پیس کر سُرمہ اور آٹے کی طرح کر دیا ہے۔ سو جھوٹ بولا اُس نے جس نے اُن کا ذکر تعریف کے ساتھ کیا اور اُن کو زمین پر خدا کے خلیفے سمجھا اور اپنے دعوے کے منکر کو فاسق ٹھہرایا۔ ایسا شخص تو نقدی اور بخشش کا طالب ہے اُسے خلیفہ خلافت سے کیا تعلق۔ وہ تو اِس بات کا طالب ہے کہ دو باتیں کیں اور انعام خطاب لے لیا اور اِس چشم پوشی سے اُس کی غرض روپیہ کمانا ہے۔ سو سچی بات یہ ہے کہ اُن کو خلیفہ کہنا خلاف حق اور ظلم کی بات ہے اے نوجوانو یہ ہے حال بادشاہوں کا۔

(ہماری مراد یہ نہیں ہے کہ تمام بادشاہان اسلام ظالم و مفسد ہیں بلکہ بعض صالح بھی ہیں جو لوگوں پر ظلم نہیں کرتے بلکہ رحم کرتے ہیں)

علاج

’’خدا کی قسم خدائے منان و ودود کے فضل سے میں ہی وہ مسیح موعود ہوں اور میں صاحب فصوص ہوں اور چوروں کی لوٹمار کے وقت محافظ و نگران ہوں ادیان (باطلہ) کے حملوں کے وقت رحمان خدا کی طرف سے دین کی ڈھال ہوں۔ کیا تم موسیٰ کے سلسلہ اور سید الکونینؐ کے سلسلہ پر غور نہیں کرتے حالانکہ تم اقراری ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ابتدائے سلسلہ میں مثیل موسیٰ بنایا گیا ہے۔ پھر تم کو کیا ہو گیا کہ اس سلسلہ کے آخر پر مثیل عیسیٰ کو نہیں تلاش کرتے۔ یاد رکھو کہ تم مرسل کی ضرورت کو جانتے ہو پھر جان بوجھ کر جاہل بنتے ہو اور زمانے کے مفاسد کو دیکھتے ہو پھر بناوٹی طور پر اندھے بنتے ہو جو اسلام پر مصیبت ڈالی گئی ہے اس کے شاہد ہو پھر بھی خواب غفلت میں پڑے ہو۔ تم کو تو اس لئے بلایا گیا تا کہ تم اسلام کے مددگار بنو پھر تم عیسائیوں کی طرف سے جھگڑتے ہو۔ کیا تم اللہ سے جنگ کرتے ہو تا کہ اس کو عاجز کر دو یاد رکھو اللہ اپنے فیصلہ پر غالب ہے لیکن تم نہیں جانتے تمہاری اجل مقدر قریب آ گئی ہے تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ حالانکہ تم جانتے ہو اس قوم کے انجام کو جو افترا کرتی تھی۔ سنو اللہ کی لعنت پڑتی ہے۔ ان لوگوں پر جو اللہ پر افترا کرتے ہیں۔ کیا تم گمان کرتے ہو کہ میں نے اللہ پر افتراء کیا ہے۔ اسی طرح ان لوگوں پر اللہ کی لعنت ہے کہ جب حق ان کے پاس آ گیا تو وہ اس کو جھٹلاتے ہیں اور اس سے اعراض کرتے ہیں۔ کیا تم زمانے کی طرف نہیں دیکھتے یا دلوں پر بغاوت کے تالے لگ گئے ہیں۔ کیا تم اُمید کرتے ہو کہ ایمان اور عمل میں جو فساد برپا ہو گیا ہے کی اپنے ہاتھوں سے اصلاح کر لو گے یاد رکھو کہ ایک اندھا دوسرے اندھے کو ہدایت نہیں دے سکتا یہی رحمان خدا کی سنت ہے جو پہلے سے جاری ہے یاد رکھو کہ وہ سکینت جو گناہوں کو دھو ڈالتی ہے اور دلوں پر نازل ہوتی ہے۔ اور محبوب کے گھروں کی طرف منتقل کرتی ہے۔ اور ظلمات سے نکالتی ہے، جہالتوں سے نجات دیتی ہے وہ سکینت صرف اسی قوم کے واسطہ سے پیدا ہوتی ہے۔ جو آسمان سے بھیجے جاتے ہیں اور حضرت کبریا کی طرف سے اہل الاھواء کی اصلاح کے لئے مبعوث کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح سُنت اللہ جاری ہے یہ سرداران پہلے پہلے جھٹلائے جاتے ہیں اور بدبختوں کے ہاتھوں تکالیف دیئے جاتے ہیں اور ان پر تکلیف دہ بہتان تہمت اور افتراء لگائے جاتے ہیں۔ پھر انکو غلبہ حاصل ہوتا ہے اور اُن کے دل میں ڈالا جاتا ہے کہ وہ اپنے رب کی طرف تضرع و ابتہال اور دُعا سے لو ئیں پس وہ اللہ کی طرف توجہ کرتے ہیں اور فتح مانگتے ہیں۔ اور اللہ اُن کی طرف ایسی نظر سے دیکھتا ہے جیسے وہ اپنے محبوبوں کی طرف دیکھتا ہے۔ چنانچہ وہ مدد دیئے جاتے ہیں۔ پس ہر سرکش حق کا دشمن اور گمانوں میں زیادتی کرنے والا ناکام ہو جاتا ہے۔ اور انجام کار اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو جن کی تضحیک کی جاتی ہے اور جو کمزور سمجھے جاتے ہیں غلبہ عطا فرماتا ہے اور معاملے کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے اور ان کی شان بلند کر دی جاتی ہے اور مفسدین کی قوم کو ہلاک کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح سنت اللہ اس قوم کے حق میں جاری ہے جو اس کے حکم کی اطاعت کرتی ہے اور افتراء نہیں کرتی۔ اور سوائے اللہ کی عزت اور اسکی جلال کے کچھ نہیں چاہتے اور وہ اپنے نفسوں سے خالی ہوتے ہیں اور اللہ ان کی مدد کرتا ہے جو ان کے سینوں کے رازوں کو جانتا ہے۔ اور وہ چھوڑے نہیں جاتے اور زمین پر اللہ کے امین ہوتے ہیں اور آسمان سے نازل ہونے والی اللہ کی رحمت ہوتے ہیں اور مخلوق پر فضل کی بارش ہوتے ہیں۔ وہ روح کے بلائے بولتے ہیں اور حکمت اور نیک نصیحت سے بات کرتے ہیں وہ ایسا تریاق لے کر آتے ہیں جو کسی کے لئے منطق اور فلسفہ میں میسر نہیں ہوتا اور نہ ہی روحانیت سے محروم علماء ظواہر کے کلمات میں ہوتا ہے۔ اور نہ عقلی تدابیر میں ہوتا ہے۔ بلکہ کوئی شخص زندہ نہیں ہو سکتا مگر ان زندوں کے واسطہ سے جو خدا سے زندہ ہوتے ہیں اس طرح خدائے ذوالجلال والعزت کی عادت جاری ہے۔ اور جسکو اللہ نے قفل لگا دیا وہ نہیں کھولا جا سکتا مگر ان کنجیوں سے اور کوئی امر نازل نہیں ہو گا مگر ان سرداران کے توسط سے زمین کبھی زرخیز نہیں ہو سکتی اور نہ کچھ اُگا سکتی ہے مگر آسمان کے پانی سے اور وہ پانی اللہ کی وحی ہے جو انبیاء کے بادلوں کے حلقوں سے نازل ہوتی ہے۔ اگر تو عقلمند ہے تو یہ بات تیرے لئے کافی ہے اور اگر تو حق کو قبول نہیں کرتا اور نہ اس کو طلب کرنا چاہتا ہے تو پھر چمگادڑوں سے نور تلاش کر اور سوکھے ہوئے گھاس سے پھل۔ یقیناً ہم نے تجھ کو بیدار کر دیا ہے اور اس بندے کی طرف اشارہ کر دیا جس کو اللہ نے اس امر کے لئے چن لیا اور اپنا برگزیدہ بنایا ہے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا سوائے اس کے جسکو اللہ ہدایت دے اور دکھائے۔ اللہ سے دُعا کرتا کہ وہ تیری آنکھوں کو کھول دے اور تا کہ تو اس چشمے سے موافقت حاصل کرے جو مخلوق کے لئے جاری ہوا کیونکہ قوم گمراہی کے جنگلوں میں ہلاکت پر جھانک رہی ہے جیسے اسماعیل مسافری کی زمین میں پیاس سے تڑپ رہے تھے اللہ نے ان پر اس صدی میں رحم کیا ہے اور اہل تقویٰ کے لئے چشموں کو پھاڑا ہے تا کہ انکے جگروں اور ان کی اولادوں کو سیراب کرنے اور ان کو ہلاکت سے نجات دے پس ہے کوئی تم میں سے جو مصفّٰی پانی کا طالب ہو؟ یہ وہ آخری بات ہے جو ہم نے اس کتاب میں یا ہم نے اس شخص کے لئے جو نصیحت پکڑے اور یاد رکھے بیان کر دی ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

(روحانی خزائن جلد 18 صفحہ:375-376)

(منیر احمد خادم)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
Ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 Thursday 6 th July 2006 Issue No. 27

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا ایک عجیب منفرد سلوک نظر آتا ہے اور یہ سب اس سچے عشق کی وجہ سے ہے جو آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا

اب اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جڑنے سے وابستہ ہے

اب دنیا کی بقا اس مسیح و مھدی سے وابستہ ھے

اللہ تعالیٰ مخالفین کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مسیح موعود علیہ السلام کی گستاخی سے باز آجائیں خدا کی پکڑ بہت سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 جون 06 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت قرآنی:

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَآئِكُمْ وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا

(النساء: آیت: 46) کی تلاوت کی

ترجمہ: اور اللہ تمہارے دشمنوں کو سب سے زیادہ جانتا ہے اور اللہ دوست ہونے کے لحاظ سے کافی ہے اور اللہ ہی کافی ہے بطور مددگار پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ہر قدم پر جو تائید و نصرت کا سلوک فرمایا ہے اس کی چند جھلکیاں دکھانے کی کوشش کروں گا۔

تائید و نصرت کے حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کا ایک عجیب منفرد سلوک نظر آتا ہے اور یہ سب اس سچے عشق کی وجہ سے ہے جو آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا آپ فرماتے ہیں زندہ خدا کی شناخت ہمیں اس بزرگ نبی کی وجہ سے ہوئی جس کا نام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جو شخص اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتا ہے وہ بلاشبہ قبر سے اٹھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوارق عادت تائیدات اس کے شامل حال ہوتی ہیں اور وہ تمام دنیا کے انسانوں میں ایک منفرد انسان ہو جاتا ہے۔ حضور نے فرمایا پس وہ انسان جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے یہ منفرد سلوک فرمایا اور ہر ہر قدم پر اپنے خارق عادت نشانات اور تائیدات ظاہر کیں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں اور یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وجہ سے آپ کو ملا ہے فرمایا جب تک ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ کی پیروی کریں گے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان برکات سے فیض پہنچاتا رہے گا اور اپنی نصرت کے دروازے ہم پر بھی کھولے گا اب اسلام کی ترقی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جڑنے سے وابستہ ہے اب دنیا کی بقا اس مسیح و مہدی سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح و مہدی سے اپنی نصرت کا وعدہ یوں فرمایا ہے کہ ”بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر منار بلند تر محکم افتاد“ یعنی اب ظہور کر اور نکل کہ تیرا وقت نزدیک آگیا ہے اب وقت آگیا ہے کہ محمدیوں کا قدم بلند مینار پر پڑے گا خدا تجھے تیری ساری مرادیں دے گا وہ دن آتے ہیں کہ خدا تمہاری مدد کرے گا حق آیا اور باطل بھاگ گیا اور باطل نے بھاگنا ہی تھا ہر ایک برکت جو تمہیں ملی ہے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہے“ یہ الہامات درج کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا اگر میں نے یہ افتراء کیا ہے تو اس کا وبال میرے پر ہوگا حق یہ ہے کہ خدا نے اس رسول کو یعنی تجھ کو بھیجا ہے۔ خدا نے اس رسول کو اس لئے بھیجا ہے تا خدا یہ ثابت کر کے دکھلا دے کہ اسلام کے مقابل پر سب تعلیمیں ہیچ ہیں وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ خدا تیری مدد کرے گا۔

یہ الہامات بیان فرما کر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات میں سے نشان کسوف و خسوف، نشان طاعون، زلزلوں اور ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ کا عظیم الشان نشان خطبہ الہامیہ کا نشان اور خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت سے لکھی گئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تفاسیر کا نشان اور مالی فتوحات کا نشان اور دشمنوں کو خاک میں ملانے کے نشانات بیان فرمائے

حضور انور نے نشان کسوف و کسوف کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان پیشگوئی تھی جو آپ نے امام مہدی علیہ السلام کے متعلق کی تھی کہ اس کے دعویٰ کے وقت رمضان کے مہینے میں چاند کو اس کے گرہن لگنے کی راتوں میں پہلی رات کو اور سورج کو اس کے گرہن لگنے کے دنوں میں سے درمیانی دن میں گرہن لگے گا چنانچہ الحمد للہ یہ نشان نہایت شان سے 1894 کے رمضان المبارک کے مہینہ میں پورا ہو چکا ہے۔ طاعون کے نشان کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ یہ نشان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں پورا ہو چکا ہے اور اب ایڈز کی شکل میں نہایت ہیبت ناک صورت میں دنیا میں پھیلا ہوا ہے زلزلوں کے نشانات کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1905 میں آنے والے جس زلزلے کی پیشگوئی فرمائی تھی وہ زلزلہ نہ صرف نہایت ہیبت ناک شکل میں ظاہر ہوا بلکہ آپ کے دعویٰ کے بعد سے پہلے کی نسبت نہایت تیزی سے زلزلے آرہے ہیں جو آپ کی صداقت کا نشان ہیں پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کی تائید و نصرت میں قرآن کریم کے حقائق و معارف آپ کو عطا فرمائے چنانچہ 1896 کا جلسہ اعظم مذاہب کا لیکچر ”اسلامی اصول کی فلاسفی“ اس پر شاہد ناطق ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ آپ کا یہ مضمون جو خدا تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے لکھا گیا ہے سب پر بالا رہے گا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے 11 اپریل 1900 کے عید الاضحیٰ ک دن صبح کے وقت الہاما فرمایا آج تم عربی میں تقریر کرد گے تمہیں قوت دی گئی ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس عید الاضحیٰ کے روز عربی میں خطبہ ارشاد فرمایا جو خطبہ الہامیہ کے نام سے موسوم ہے اس وقت کے حاضرین جو 200 کے قریب تھے وہ اس بات کو محسوس کر رہے تھے کہ یہ کلام خدا کی طرف سے نازل ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ سبحان اللہ اس وقت ایک غیبی چشمہ کھل رہا تھا میں نہیں جانتا تھا کہ میں بول رہا تھا یا میری زبان سے خدا بول رہا تھا حضور انور نے اپنے خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری تائید میں خدا تعالیٰ کے نشانوں کا ایک دریا بہہ رہا ہے جس کی نظیر تیرہ سو برس میں امت کے کسی فرد میں نہیں ملتی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ احمدیوں کا کام ہے کہ اس پیغام کو دنیا تک پہنچائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مسیح کے لئے یہ نشانات دکھائے ہیں اس لئے اس عافیت کے حصار میں آجاؤ

اللہ تعالیٰ اس دنیا کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشانات کو سمجھے۔ اللہ تعالیٰ مخالفین کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ مسیح موعود علیہ السلام کی گستاخی سے باز آجائیں خدا کی پکڑ بہت سخت ہے۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ آمین۔ ❁

5واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر 2006ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگلوار، بدھوار، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر (بروز جمعہ) منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)